www.urdunovelsmania.com

ناول : بابِ قفس

رائٹر : صفا خالد

السلام علیکم۔۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور اگر آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو www.urdunovelsmania.com آن لائن ویب سائیٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔۔ اگر آپ ہماری ویب سائیٹ پر اپنا ناول ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یہ شاعری پوسٹ کروانا چاہتے تو بھی ایک میل کریں

novelsmania.2020@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Fb.com/NovelsMania.Officiall

0323-0707017

www.urdunovelsmania.com

بابِ قفس

از قلم۔۔۔صفا خالد

کچھ بے نام سی یادوں کے گہرے نشان ہیں "
کچھ دل میں ہے چھپا کچھ آنکھوں پے عیاں ہے
کہیں الجھنوں کی ڈور ہے،
کہیں معطر سی آہٹ،
کہیں چپ چاپ سی ہیں سرگوشیاں،
کہیں دور بجتے ہیں نقارے،
دلم بکھرا ہے ٹوٹ کر جگہ جگہ،
کہیں آنسو بے مول ہوے ہیں قہقھوں کی طرح
چارسو فقط چھائی تنہائی ہے،
غمِ قفس نے ہے جکڑا ہوا،
کوئی چارہ گر کو پیغام دے،
زندگی اس روانی سے بوجھل ہوئی ہے

www.urdunovelsmania.com

وہ جو اک نغمہ ساز تھا جانے کہاں ہے

بس کچھ بے نام سی یادوں کے گہرے نشان ہیں۔ صفا خالد

Baab-e-Qaffas

کورنا کی تیسری لہر پورے انہماک سے زی روح انسانوں کا سواد چکھنے میں مصروف تھی۔ ہر طرف موت گھات لگا کر بیٹھی تھی۔ مڈل کلاس فیملیز اور مزدور طبقہ خاصے پریشان تھے شاید یہ موزی مرض ان کی جان نہ لیتا مگر راشن کی کمی اور دن بہ دن بڑھتی ہوئی مہنگائی ان کے لیے وبال۔جان بنتی جا رہی تھی۔

[1:43pm,23/06/2022]Saffa: 2

مرھا اس صورت حال سے کافی پریشان تھی۔ وہ کچھ ایسا کرنا چاہ رہی تھی جس سے وہ زیادہ فیلیڈ کی ماہر تھی.اب تک نہ IT نہیں تو کچھ فیملیز کے لیے راشن کا انتظام کر سکتی۔ وہ جانے کتنی ویب سائٹس بنا چکی تھی۔ یونیورسٹی میں نام تھا اس کا۔

کے نام سے جانتا تھا۔۔۔ Hellqueen وہ ایک ماہر ہی کر تھی آن لائن ورلڈ اسے اکاؤنٹ ہیک کرنا تو اس کیلیئے پلک جھپکنے کے برابر تھا۔۔۔

[1:50pm,23/06/2022]Saffa: 3...مرھا کے والد اسلام غنی ایک بینک میں مینیجر تھے گزر بسر آسان تھا۔ والدہ شبانہ کوثر ریٹائرڈ ھائی سکول ٹیچر تھیں۔ مرھا

کے بعد خدا نے ان کو اولاد نرینا سے نوازا تھا۔ مگر ہسپتال کی ناقص انتظامیہ کی وجہ سے بچے کی جان نہ بچ سکی۔ اس طرح مرحا اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد بن کے رہ گی۔ رنگ روپ میں کسی سے پیچھے نہ تھی سلکی، کمر تک آتے لائٹ براؤن کلر کے بال، مگران سب کے بعد بھی ایک کمی بچتی تھی اس کے بالوں سے لے کر اس کے چہرے تک کو اس کی توجہ کی کمی تھی۔ پارلر کی شکل اس نے سال پہلے اپنے کسی کزن کی شادی پہ دیکھی تھی وہ بھی اس کو مجبور کر کے لے جایا گیا تھا۔ مگران سب کے بعد بھی وہ حسین تھی خاص کر آنکھیں اور لمبی گردن پہ دایں طرف نمایاں تل اس کو چار چاند لگاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اسلام آباد کے معمولی سے ڈھابے پہ چھ انسان کسی مافیا گینگ کی طرح کسی مشن کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

4

چاچا افضل ڈھابے کے مالک ان کے مشکوک ارادے دیکھ کے دل ہی دل میں انکی سلامتی تھا اس علاقے میں ان کی دہشتت تھی۔ Panthergang کے لیے دعا مانگنے لگے۔ وہ بہت سے بدمعاش تو ان کی وجہ علاقہ چھوڑ چکے تھے۔۔۔۔۔

ٹائگر اس گروپ کا لیڈر اب مشن کی ہدایات سب کو سمجھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

پر رات دس بج کر تیرہ منٹ پر گزرے گی تم سگنل جیم کرو point2 بگ بی بلیک مرسیڈیز تم انکا پیچھا juniorB اور jk پر چھ منٹ لیٹ پہنچے گی۔ point3 گے اس طرح گاڑی پہ کاروای کریں point4 کروگے اوران کی پل پل کی رپورٹ دو گے۔ ذی اور میجر گے۔ٹائگر اس پرانی عمارت میں پہلے سے موجود ہو گا۔ زی تمام ڈرگز کو حفاظتی مقام پر پہنچاے گا۔۔

نے سرگوشی کی۔۔۔ یہ بلا اتنے ڈرگز اس پرانی عمارت .JB یر ایک بات کی سمجھ نہیں آئی میں کیوں رکھے گا اپنا کلب بھی ہے اسکا پھر بھی۔۔۔

کیوں کہ وہ تمہاری طرح عقل سے پیدل نہیں ہے ناجو نیک نامی کو داؤ پہ لگائے

۔۔۔۔جواب ذی کی طرف سے تھا۔۔۔

ہاں ہاں مجھے معلوم تھا میں تو تم سب کا ٹیسٹ لے رہا تھا۔۔۔

کہاں چپ رہنے والا تھا۔۔jk جبکہ تمہارے اپنے دماغ کا ٹیسٹ ہونے والا ہے۔۔

یار مجھے شک نہیں بلکہ یقین ہے کہ ماہم نے اس کی سکریو اچھے سے ٹائٹ نہیں کیے اس نے بھی راے دی۔۔۔ BigB لیے اس کی بھونگیاں ختم نہیں ہو رہی۔۔

زرا خفہ ہوا۔۔ تم سب جلتے ہو میرے چارم سے سالو ہر لڑکی دل دینے کو JB اس بات پہ منٹ بھی ضائع کرتی۔ ویسے بلا یہ ڈیل کلب میں رکھ لیتا تو مشن کے ساتھ ساتھ خوبصورت

لڑکیاں بھی نظر آجاتی کچھ مزے ہی ہو جاتے۔۔ اس بات پہ ٹائیگر نے زرا گھور کے دیکھا۔۔۔ ارے ایسے نہیں دیکھو یار میں تو تم سب کے لیے کہ رہا تھا ورنہ کنگ کو کمی تھوڑی ہے۔۔۔

اوہ اجڑی سلطنت کے کنگ ماہم کی چھترول بھول گے ہو تو کال کر کے حاضری لگوالیں؟

؟ ابھی زی نے منہ کھولا ہی تھا کہ چچا افضل نے آواز دی بیٹا کچھ اور چاہیے۔۔۔

نہیں چچا بس اس کو آج چاے ہضم نہیں ہو رہی کہتا ہے کہ چچا ہاتھ دھو کے چاے نہیں بناتا برتن بھی میلے دیتا ہے۔

نے بات سمبھال لی۔ major اس بکواس پہ چچا اسے ڈھابے سے رفع دفع کرتا.

5

میرا خیال ہے کہ اب تم سب کو اچھے سے سمجھ آگئ ہوگی۔ ویسے ہی اتنا بھی مشکل کام نہیں ہے نہیں بس اس ویب سائٹ کو پورے سر کل میں ہیں تو پھیلانا ہے اور میرے خیال میں ہم اپنی یونیورسٹی کے ہی ذریعے بہت سی مالی امداد جمع کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔۔۔ مرحا اپنی کلاس کے ڈائزپہ کھڑے اپنا پروجیکٹ کلاس کو دکھا رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اس کی یونیورسٹی میں سب ہی اپر کلاس فیملیز کے بچے آتے ہیں۔۔۔۔

مرحا تم نے اس ویب سائٹ کا نام باب۔ قفس ہی کیوں رکھا ؟؟ اس کے کلاس فیلو حمزہ نے اس سے پوچھا۔۔۔

"صدیوں بعد جو کھلتے دیکھا باب قفس کو"
"مجھے اڑنے کے زمانے بہت یاد آئے"

قفس کا مطلب ہے پنجرا۔ اگر دیکھا جائے تو کرونا نے ہمیں ایک پنجرے میں ہی تو قید کر دیا ہے۔ ہم گھروں میں قید ہو کر ہی تو رہ گئے ہیں۔ اس ویب سائٹ کا مطلب ہے پنجرے کا دروازہ۔ میں چاہتی ہوں میری یہ ویب سائٹ غربت کی قید میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے دروازے کا کام کرے ان کی مشکلات کو کم کرے۔۔۔ مرحا نے تسلی سے جواب دیا۔

۔۔۔۔۔۔

وہ چھ لوگ آج پھر چاچا افضل کے ڈھابے پر موجود تھے۔ ان کے چہروں سے خوشی عیاں تھی۔ شاید وہ مشن جیت گئے تھے۔

www.urdunovelsmania.com

اب ہم کم از کم ایک مہینہ کوئی اور مشن نہیں کریں گے۔ کیونکہ جس ہستی کے خلاف اب مشن کرنا ہے وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہے۔ وہ کاشی گینگ ہے عرف مشہور کاشف بلڈرز۔ جو دن کی روشنی میں نیک نام ہے اور رات کے اندھیرے میں کسی فرعون سے کم نہیں۔ لوٹ مار قتل ڈکیتی اغوا برائے تاوان اس کے عام کاروبار ہیں۔ اور آج کل وہ ایک نئے دھندے میں سرگرم نظر آتا ہے خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کر کے دبئی بھجوا رہا ہے۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

میجر ان کو اگلے مشن کی ہدایات دے رہا تھا۔ اس مشن کے لئے ان کو خاصی تگ و دو اور محنت درکار تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ عرصے کے بعد

کرونا پر اب کافی حد تک قابو پا لیا گیا ہے لوک ڈاؤن کھول دیا گیا ہے۔ گھروں میں قید لوگ بالآخر باہر کی دنیا دیکھ سکیں گے۔۔۔ مرھا اور اس کے والدین یہ خبر سنتے ہوئے کافی خوش

دکھائی دے رہے تھے۔ میرانے کم از کم پچیس سو فیملیز کی مدد اپنی ویب سائٹ کے ذریعے کی تھی

6.

اس اس کار خیر میں نہ صرف اس کے یونیورسٹی فیلو بلکہ اور بھی بہت سے لوگ شامل تھے۔ سبھی مرحا کو اس کے عظیم کارنام پر داد دے رہے تھے۔۔۔۔

یار مرحا تیرا دماغ اتنا کیسے چلتا ہے یہ اتنے شاندار آئیڈیاز آخر آتے کہاں سے ہیں لگتا ہے ممی نے چھوٹی عمر میں خوب بادام کھلائے ہیں۔۔۔۔یہ اس کے کلاس فیلو رومان کی آواز تھی

ارے نہیں نہیں بادام نہیں اس کے دماغ میں تو کوئی چپ پھنسی ہوئی ہے۔ جیسے فلم میں نہیں دیکھتے کبھی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے مریض کے بچنے کا کوئی چانس نظر نہیں آتا تو ڈاکٹرز اس کے دل یا دماغ میں مصنوعی چپ لگا دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے مرحا مرحا کے دماغ میں بھی کوئی ایسی ہی چپ لگی ہوئی ہے یہ انسان نہیں یہ تو کوئی ایلین لگتی ہے۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اس سے پہلے مرحا عمر کی ٹانگیں توڑنے کے لئے آتی عمر اس کو ایلین مشہور کر چکا تھا۔

۔۔ عمر کے بچے تو واپس آ تیرے دماغ میں جو کیڑے اٹکے ہیں ان کو آج میں اچھے سے نکال دوں گی۔۔۔ عمر اور شزا اس کے بیسٹ فرینڈ تھے مگر اس کی عمر سے ہمیشہ نوک جھوک چلتی تھی۔۔۔۔

۔۔ یار تم نے سٹی ہب میں انٹرویو کے لیے اپلائی کیا۔ اس کی لاسٹ ڈیٹ تو گزر گئی ہے نہ ؟؟

سوال شزا کی طرف سے تھا۔

۔۔ ہاں میں نے لاسٹ ڈیٹ سے پہلے ہی اپلائی کر دیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ میرے جیسے ٹیلنٹ کو ریجیکٹ نہیں کریں گے۔ ان کی امپائر کو میری جیسی ہونہار کوئین کی بہت ضرورت ہے۔۔۔ وہ اپنی تعریفوں میں مگن تھی

۔۔ کون سے سلطنت کی کوئی رانی ہو ویسے ؟ ہمیں آج تک وہ سلطنت نظر کیوں نہ آئی۔ ؟

اچھا اچھا وہ سلطنت جہاں تم گدھے گھوڑے بیچ کر پہنچتی ہو۔۔۔

شیزہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا

چلو کچھ کھاتے ہیں

7

اس سے پہلے کہ میں تمہیں ان گدھوں گھوڑوں کے ساتھ ان کے اصطبل میں باندھ دوں۔۔۔

وہ سٹی ہب کی شاندار عمارت میں موجود تھی۔ اس وقت کم از کم وہاں بیس اور لوگ اپنی قسمت کو آزمانے کے لیے وہاں موجود تھے۔۔۔۔

مس مرحا اسلام آپ کی باری آگئی۔۔۔ آواز سنتے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔
افس بہت شاندار تھا۔ دیواروں پر خوبصورت تصاویر موجود تھی۔ نفس کی تین دیواروں پر سفید پینٹ جبکہ مین چیر کے بالکل سامنی دیوار پر رائل بلو پینٹ تھا۔ فرنیچر تو بہت ہی قابل دید تھا۔ وڈن فلور پہ چلتے ہوئے اس کی ہیل کی آواز نے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا۔۔۔ باس نے م ناگوار سی نظر اس ماڈل کی طرح چلتی ہوئی لڑکی کے سراپے پر ڈالی۔ پھر فائل کھول کر اس کے ڈاکیومنٹ دیکھنے لگا

انٹرویو لینے کے لئے وہاں تین لوگ موجود تھے۔ دو کی شخصیت تو کافی متاثر کن تھی۔ دکھنے میں ہینڈسم تھے۔ ایک نے بلیک اور دوسرے نے گرے سوٹ پہن رکھا تھا۔ گرے سوٹ والے کی آنکھیں ڈارک براؤن تھی۔ مرحا نے ہمیشہ ایسی آنکھوں کو آئیڈلائیلز کیا تھا۔ ایسا ہی تو وہ سراپا بنایا کرتی تھی اپنے محافظ کا۔

۔البتہ تیسرا شخص زرا بڑی عمر کا ظاہر ہو رہا تھا۔

جی تو مس اسلام آپ کو کیسے لگا کے آپ اس امپائر کے لئے خود کو قابل سمجھتی ہیں۔۔۔ کالے سوٹ والے نے پوچھا

جی نہیں سر میں اس امپائر کو خود کے قابل سمجھتی ہوں۔ جواب کافی پر اعتماد طریقے سے دیا گیا۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ڈارک براؤن آنکھوں میں ذرا حیرانی واضح ہوئی۔۔۔

کیوں آپ کے پاس ایسا کیا ہے جو یہ امپائر آپ کو اپنے قابل لگی۔۔ اگلا سوال ڈارک براؤن آنکھوں والے نے اتنے ہی پر اعتماد طریقے سے پوچھا۔

میرے پاس ایسے بہت سے پروجیکٹ ہیں جس سے آپ کا سٹی ہب فائدہ اٹھا سکتا ہے۔۔۔۔

تو پھر آپ یہاں کیوں آئی آپ خود سے ہی کوئی بزنس شروع کر لیتی۔۔۔
۔۔وہ بھی کروں گی انشاء اللہ بہت جلد اس سے بڑی امپائر بنانے کا خواب رکھتی ہو مگر وہ کیا ہے نہ کہ ابھی مجھے بزنس کی اتنی سمجھ بوجھ نہیں۔۔۔۔

تو آپ جہاں جوب کرنے نہیں بلکہ بزنس سیکھنے آئی ہیں۔۔۔۔
۔۔میں کچھ بھی سیکھوں بدلے میں آپ کو تو فائدہ ہی ملے گا یہ بات تو طے ہے۔۔۔ بات انٹرویو سے آگے بڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ کالے سوٹ والے نے دونوں کو چپ کروانے بات بدلی
۔۔اچھا ہمیں اپنا پھر کچھ کام بھی دکھائیں یا ہوا میں ہی تیر چلائیں گی۔۔۔

ارے سر آج کل تیروں کا زمانہ کہاں۔ آج کل تو لوگ ایک دوسرے کے سسٹم میں گھس کے ان کی عزت افزائی کرتے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہوئے آگے بڑھی۔ اور لیپ ٹاپ میں یو ایس بی لگا دی۔۔۔ جیسے اسے یقین ہو گئی یہ نوکری صرف اسی کو ملے گی۔۔

کام تو شاندار ہے۔ مگر ہم آپ سے ایک ٹیسٹ لیں گے۔ ہمیں یہ بھی تو دیکھنا ہے جتنی آپ نے باتیں کی ہے آپ اس قابل بھی ہیں کہ نہیں۔ باقی یہ چھوٹے موٹی سی ویب سائٹ تو کوئی بھی بنا سکتا ہے۔۔۔۔ مرحا کا دل کیا اس ڈارک براؤن آنکھوں والے کی زبان میں کوئی وائرس ڈال دے۔ مگر وہ چپ چاپ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ کمپیوٹر لیب نما کمرہ کافی خوبصورت تھا۔ وہاں موجود بیس لوگ حکم کا انتظار کر رہے تھے۔۔

میرا نام مستجاب حیدر ہے میں اس امپائر کا چیف ایگزیکٹیو ہوں۔ ڈارک براؤن آنکھوں والے نے تعارف کروایا۔ وہ گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں بہت ہی چارمنگ نظر آ رہا تھا۔۔۔

نہیں نہیں میں مرحا تم کسی لڑکے سے امپریس نہیں ہو سکتی لڑکے تمہارے پیچھے آتے ہیں تم لڑکوں کے پیچھے نہیں۔۔۔اس نے اپنے ذہن کو جھٹکا

۔۔میرا نام باسط ملک ہے میں بورڈ آف ڈائریکٹرز ہوں۔۔وہ بھی بلاشبہ خوبصورت پر سنیلیٹی کا مالک تھا مگر اس کی آنکھیں کالی اور ذرا چھوٹی تھی۔اس کی ذات دیکھنے میں مستجاب حیدر کی طرح سنجیدہ معلوم نہیں ہو رہی تھی۔

مرحا نے ایک اور قیاس آرائی کی۔

۔۔میرا نام عظیم ہے اور میں یہاں مینیجر کے طور پر کام کرتا ہوں۔۔میں آپ کو آپ کا ٹاسک سمجھا دیتا ہوں۔۔آپ سب کے سامنے ایک ہوم پیج نظر آ رہا ہے۔جو اس پیج کو کم ٹائم میں کریک کرے گا وہی اس سیٹ کے قابل ہو گا۔۔۔

۔۔یار یہ لڑکی کچھ تو ہے اس کی باتوں سے لگتا ہے کہ یہ کچھ تو کرے گی۔۔۔باسط نے مستجاب سے کہا۔

www.urdunovelsmania.com

۔۔پتہ لگ جاتا ہے ابھی۔آج کل کی لڑکیاں کچھ زیادہ ہی پر اعتماد بننے کی کوشش کرتی ہیں۔۔۔

یار تم لڑکیوں سے اتنا خفا نظر کیوں آتے ہو۔کیا تمہارا دل ان کے حسن کی تپش محسوس نہیں کرتا۔۔۔۔باسط کچھ شاعرانہ موڈ میں محسوس ہو رہا تھا۔

اگر تمہارا ٹھرک پن ختم نہیں ہوا تو مجھے تمہیں اس روم سے نکالنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگے گی۔۔مستجاب ذرا غصیلہ تھا

وہ دونوں بہت غور سے مرحا کی تیز چلتی انگلیوں کو کی بورڈ پر دیکھ رہے تھے۔۔۔

دو منٹ ہی گزرے تھے اور مرحا اس ویب سائٹ کو کریک کرنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

کمال کر دیا گرل تم واقعی ہوشیار ہو۔باسط چہکا

شکریہ سر اب آپ کو پتہ چلا کہ میں ہواؤں میں باتیں نہیں کرتی۔۔خیر اب کیا میں امید رکھوں کہ مجھے جوائننگ لیٹر جلد موصول ہوگا۔؟

۔۔جی امید پر تو دنیا قائم ہے۔ آپ چاہیں تو میرا نمبر رکھ لیں۔ میں آپ کو انفارم کر دوں گا۔۔

مجھے نہیں لگتا مجھے اس کی ضرورت ہے۔ میری رزیوم پر میرا کانٹیکٹ نمبر لکھا ہے اگر آپ کو ضرورت ہوئی تو مجھے انفارم کر دیجئے گا۔ وہ شکریہ کہتی ہوئی لیب سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

تم دل پھینکنے کا کوئی موقع جانے نہیں دیتے نا۔

لگتا ہے تمہیں یہاں سے نکالنا ہی پڑے گا۔۔۔

مسٹر مستجاب آپ اس لیے ایسا بول رہے ہیں کیونکہ آپ اس لڑکی سے جل گئے ہیں ذہین لڑکیاں آپ کو خاصی پسند نہیں۔ آپ کی شان اجازت ہی نہیں دیتی کہ کوئی آپ کے مقابل آئے خاص کر لڑکی۔۔۔ باسط اس کو چڑھانے کے موڈ میں تھا۔

مجھے ذرا یہ ویب سائٹ تو دکھاؤ جو اتنی آسانی سے وہ کریک کر گئی۔۔۔

جی جی مجھے پتا تھا کہ تم یہی کہو گے۔ یہ پکڑو اور دیکھو کہ یہ کوئی آسان ہدف نہیں تھا

مگر پھر بھی وہ چھوٹی سی لڑکی یہ کارنامہ کر گئی۔۔۔وہ ویب سائٹ پہ پاسورڈ لگانے لگا۔

ارے یہ پیج لوک کیوں ہییے۔باسط پریشان ہوا۔۔اس نے پھر سے کوشش کی۔
سمجھ سے باہر ہے کوڈ تو میں نے خود سیٹ کیا تھا۔
مستجاب میں ذرا آگے ہو کر سکرین کو دیکھا

۔۔تمہاری وہ چھوٹی سی لڑکی کوڈ بدل کر کوئی اور کوڈ لگا گئی ہے۔۔اب کی بار مستجاب متاثر ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔
8
یار اتنے دن ہو گئے ہیں ابھی تک سٹی ہب سے کوئی جواب نہیں آیا۔تمھیں کیا ٹینشن نہیں ہو رہی۔۔۔
وہ تینوں اس وقت یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں موجود تھے۔۔۔۔

۔۔نہیں فکر تو ان کو ہونی چاہیے۔
کیوں؟ کیا وہاں بھی کوئی چاند چڑھائی ہو۔عمر حیران تھا

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

۔۔میں اس ویب سائٹ پہ پاس ورڈ چینج کرا ئی ہوں اس کو توڑنا ناممکن ہے۔کھپاتے رہیں اب بیٹھ کر سر۔جاب کے لیے نہ سہی پاس ورڈ کے لئے تو ضرور کریں گے۔۔۔
مرھا کو بھی اپنی صلاحیتوں پر ناز تھا۔مگر نہیں جانتی تھی کہ مستجاب بھی اس فیلڈ کا باپ ہے۔

:۔۔اچھا یہ بتاؤ کیا تم انٹرویو دینے بال کھول کے گئی تھی؟؟ عمر نے پوچھا
:ہاں ہاں بال تو کھول کے ہی گئی تھی۔۔اس نے بے دھیانی میں جواب دیا
ہاہاہاہا اسی لیے اب تک ان کا جواب نہیں آیا۔تمہیں بھوتنی سمجھ کے ڈر گئے ہوں گے بیچارے۔۔بلکہ نہیں تمہارے سر سے موتیوں کی طرح چمکتی ہوئی جوئیں دیکھ کر گھبرا گئے ہوں گے۔۔۔اپنی بکواس بند کرو موٹے گینڈے۔جوئیں ہوں گی تمہاری منگیتر کے سر میں پھر تم بندر کی طرح نکال بھی دیا کرنا اور کھا بھی لیا کرنا۔۔۔مرھا بھی اپنے نام کی ایک تھی۔

۔۔ارے میری تو ابھی تک کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔ منگیتر کہاں سے آگئی۔ عمر ذرا خفا ہوا:

۔۔ویسے تم میں ایسا کچھ خاص ہے بھی نہیں کہ کوئی لڑکی تمھیں بوائے فرینڈ بنائے۔
اب کی بار جواب شزا کی طرف سے تھا۔

"تو اگر گریزاں ہے مجھ سے"
"آ تجھے بھاڑ کے راستے پر چھوڑ آؤ"

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عمر شعر سناتا ہوا اب لڑاکوں لڑکیوں کی طرح میدان میں اتر چکا تھا۔

ویسے عمر سچ بتاؤ ہماری یونیورسٹی میں اتنی لڑکیاں ہیں کیا تمہیں آج تک کوئی بھی پسند نہیں آئی۔ امیر ہو خوبصورت ہوں ٹیلنٹڈ ہو پھر بھی تمہیں کسی نے پسند نہیں کیا۔

: شزا شاید کچھ اور ہی جواب کے انتظار میں تھی

۔۔ میرے لئے تو لڑکیاں لائن لگا کر کھڑی ہوتی ہیں۔ مگر جو لڑکی مجھے چاہیے وہ مجھے دوست کے علاوہ کچھ سمجھتی ہی نہیں۔۔

اس نے مرھا کی طرف ایک اچٹی سی نگاہ ڈال کے دیکھا

کیا سچ میں تم کسی کو پسند کرتے ہو؟۔ مرھا حیران نظر آئی

۔۔کون ہیں وہ کیسی ہے مجھے بتاؤ میں میں اس سے بات کرتی ہوں۔ مرھا کو عمر سے ہمدردی ہوئی۔

کیا تم سچ میں بات کرنا چاہتی ہو۔ سچ میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔ تو ایک بار جا کے شیشہ دیکھ لینا۔ میری پسند تمہیں پسند نہ آئے تو میرا نام بدل دینا۔

: عمر ذرا دیکھنے میں سنجیدہ لگ رہا تھا

۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے؟ ہوش میں ہوں تم کس سے بات کر رہے ہو؟ مرحا کو شاید شاک لگا تھا۔

شزا تو گم سم ان دونوں کو دیکھ رہی تھی کچھ تھا جو اس کے اندر ٹوٹا تھا۔ اس کی آنکھوں کی نمی اس بات کا واضح ثبوت تھا۔

اچانک عمر کا کہاں گونجا: شکلیں دیکھو ذرا دونوں اپنی۔ ایسے لگ رہا ہے جیسے کڑوی دوائی پی لی ہو۔ اب نہ اگل رہی ہوں نہ نگل رہی ہو۔ ویسے بھی تم لوگوں کو میرا اسٹینڈرڈ اتنا گرا ہوا لگتا ہے۔ کہ میں اس کالی کلوٹی بھوتنی کو پسند کروں گا۔۔۔

عمر اگر مجھ پر ایک قتل واجب ہوتا تو میں آج تمہارا قتل کر دیتی۔ مرحا کو یہ مذاق ذرا بھی پسند نہ آیا تھا۔

۔۔ تمہارا تو پتہ نہیں سر واجد میرا قتل ضرور کر دیں گے اگر میں نے یہ اسائنمنٹ ان کو جمع نہ کروائی۔ عمر ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر سیڑھیوں کی ریلنگ پھلانگتا ہوا وہاں سے بھاگا :

شنزا اس کی چوڑی پشت کو دور تک بیٹھے دیکھتی رہی۔ اچانک مرحا کی چیخ بلند ہوئی

۔۔ آس پاس بیٹھے تمام اسٹوڈنٹس نے ذرا غور سے اس چھوٹی سی آفت کو دیکھا جو چلا چلا کے سب کو سٹی ہب کی طرف سے جوائننگ لیٹر والی ای میل دکھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

9

وہ چھ لوگ ایک جم خانے میں موجود تھے۔

۔۔ لگتا ہے تم ایک بار پھر اپنے چچا اور اپنی خالہ کو ڈھونڈنے میں ناکام ہوئے ہو۔ میجر نے ٹائیگر کو ذرا پریشان دیکھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پینیتھر گینگ میجر کے جم خانے پر ورک آؤٹ کے ارادے سے آئے تھے۔ ان کے کسرتی جسم سخت ورزش کی عکاسی کرتے تھے۔ ان سب نے اپنے آپ کو بہت ہی فٹ رکھا ہوا تھا۔ سکس پیک تو کوئی معمولی سی بات تھی ان کے لیے۔ وہ شارپ شوٹر کی طرح

نشانہ لگانے میں بھی ماہر تھے۔ اور کسی باکسر کی طرح مقابل کو ڈھا دینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔

۔۔مجھے ان کو کسی بھی طرح ڈھونڈنا ہے۔ ان کا جو بھی قرض ہے مجھ پے ان کو واپس کرنا ہے۔ تاکہ میرے باپ کی قبر کو ٹھنڈک مل سکے۔۔ٹائیگر نے میجر کو جواب دیا

۔۔کیا صرف اسی لیے ان کو ڈھونڈ رہے ہو؟ اس کے علاوہ ایک اور بھی خواہش تھی تمہاری والدہ کی؟ کیا اس کو پورا نہیں کرو گے؟ میجر اب اس کے دل کی آواز سننا چاہ رہا تھا

۔۔ضروری نہیں وہ لڑکی بھی میری والدہ کی خواہش پوری کرنا چاہتی ہوں۔ ہو سکتا ہے اب تک اس کی شادی ہو گئی ہو۔ یا کوئی منگنی وغیرہ۔ نہیں تو اس کا کوئی بوائے فرینڈ تو لازمی ہو گا۔ آج کل کی لڑکیاں گھر کے کام کریں یا نہ کریں محبت تو لازمی کرتی ہیں: ٹائیگر نے ذرا تسلی سے جواب دیا

۔۔تم لڑکیوں کے لئے اتنے خفا کیوں ہو؟ میجر نے پریشانی سے ٹائیگر کو دیکھا

۔۔کیونکہ میں آج تک جتنی بھی لڑکیوں سے ملا ہوں سبھی کسی نہ کسی چکر میں مصروف تھی۔ خیر چھوڑو! تمہیں بھی کیا چچا کا کوئی سراغ نہیں ملا؟ تمہارے بندے کیا کہتے ہیں؟ کیا وہ اس بار بھی ناکام لوٹے ہیں؟ یونیورسٹی کے نام پر ہلکی سی امید ملی تھی۔۔۔۔

۔۔فکر نہیں کرو بندے لگے ہوئے ہیں۔ اگر تمہاری کزن اس یونیورسٹی کا حصہ ہے تو ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔۔۔ میجر نے ٹائیگر کو تسلی دی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام غنی اور حیدر غنی کی شادی دو بہنوں عابدہ کوثر اور شبانہ کوثر سے ہوئی تھی۔
حیدر غنی بڑے بھائی اور اسلام غنی چھوٹے بھائی تھے۔ باپ کی وفات کے بعد اسلام صاحب نے حیدر کو بڑے بھائی کی نہیں بلکہ باپ کی جگہ دی تھی۔ تمام کاروباری معاملات کو حیدر صاحب ہی دیکھتے تھے۔ اسلام صاحب کو اپنے بھائی پر پورا یقین تھا۔ ان کی بیگمات میں بھی آپس میں بہت پیار تھا۔ اسلام غنی اور عابدہ کوثر کو اللہ نے ایک رحمت سے نوازا تھا۔ حیدر غنی اور شبانہ کوثر کے حصے میں نعمت آئی تھی۔ دونوں بہنوں نے مل کر اپنی اولاد کی قسمت کا فیصلہ بہت خوشی سے کیا تھا اگر نصیب میں شاید کچھ اور ہی تھا۔ اس گھر کا نام

جنت کی مثال دیتے ہوئے استعمال ہوتا تھا۔ مگر قیامت تب آئی جب حیدر غنی نے پاور آف اٹارنی اپنے نام کروالیں اور کل مالیت میں سے صرف 40 فیصد اسلام صاحب کو دیا۔ اسلام صاحب اپنے سگے بھائی کے اس دھوکے کو برداشت نہ کر سکے اور اپنا کنبہ لے کر اپنے آبائی شہر ملتان منتقل ہو گئے۔ وقت کے ساتھ ساتھ حالات بدلتے گئے۔ حیدر غنی ہارٹ اٹیک سے اللہ کو پیارے ہو گئے ان کا اکلوتا بیٹا پڑھائی کی غرض سے جاپان گیا ہوا تھا اور وہیں پر بہترین نوکری پا کر سیٹ ہو گیا تھا۔ وہ ایک ملٹی نیشنل آئی ٹی کمپنی کے شیئرز خرید کر بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل تھا. انٹرنیٹ کی دنیا اس کو vinomthehacker کے نام سے جانتی تھی۔

والد کی اچانک موت پر اسے واپس آنا پڑا اور کاروبار کو دیکھنا پڑا۔ اس کی والدہ کی بھی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ شوہر کے غم نے ان کو ہلکان کر دیا تھا۔ اوپر سے ان کی بہن کا دکھ اور ماں جیسی بہن کو آخری بار دیکھنے کی حسرت ان کو مزید تڑپا رہی تھی۔

اپنی موت سے چند دن پہلے مسز حیدر نے اپنے بیٹے کو اس کے باپ حیدر غنی کی تمام دھوکہ دہی کے بارے میں بتایا اور آخری خواہش کی کہ وہ اپنے چچا اور اپنی خالہ کو ڈھونڈ لیں

اپنے باپ کا قرض ادا کرے۔ اور جو خواب دونوں بہنوں نے مل کر اپنی اولاد کے لئے دیکھا تھا اس کو پورا کرے۔

مستجاب حیدر ان تمام حقائق سے ٹوٹ چکا تھا۔ باپ جسے ٹوٹ کے محبت کرتا تھا نہیں جانتا تھا کہ انکے لالچ نے ان کے اپنی سگے بھائی کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔

وہ ہر طرح سے اپنے چچا کی فیملی کو ڈھونڈا چاہتا تھا۔ باپ کا قرض ادا کر سکے۔ پر ماں کے آخری فیصلے کی تکمیل کی سوچ اس کا کلیجہ کاٹ دیتی تھی۔

وہ بالکل تنہا رہ گیا تھا۔ اس ملک سے فرار چاہتا تھا واپس جاپان جانا چاہتا تھا۔ اپنی اینا کے پاس۔ماں باپ کے بعد اگر وہ کسی سے محبت کرتا تھا تو وہ اس کی کلاس فیلو اینا Aina تھی۔ وہ ایک جیپنیز فیملی سے تھی۔ اس کا والد اس یونیورسٹی کا ٹرسٹی تھا۔ مستجاب حیدر ایک ذہین اور خوبرو نوجوان تھا۔ بہت سی لڑکیاں اس پر مر مٹنے کو تیار تھی۔ مگر وہ اس سبز آنکھوں والی لڑکی پر دل ہار گیا۔

اینا ذرا شوخ اور چنچل طبیعت کی مالک تھی۔ وہ مشکل سے ہی سنجیدہ ہوتی تھی۔ لوگوں کو تنگ کر کے اسے سکون ملتا تھا۔ مستجاب حیدر نے اسے ایک ڈیبیٹ کمپیٹیشن میں ہرا دیا تھا۔ وہ مستجاب سے بدلہ لینے کی ہر ممکن کوشش کرنے لگی۔ مگر اسی کوشش میں ان دونوں کے دل ایک دوسرے کے لئے دھڑکنے لگے۔

www.urdunovelsmania.com

ماں باپ کی وفات کے بعد اک وہی تھی جو مسیجاب کو اپنا آخری سہارا لگتی تھی۔ مستجاب جب دوبارہ جاپان واپس گیا تو اسے معلوم ہوا کہ اینا بس اس سے اپنی ہار کا بدلہ لینے کے لیے محبت کا ڈرامہ کر رہی تھی۔ اصل میں تو وہ کسی اور کی گرل فرینڈ تھی۔

مستجاب احمد کے کمزور تابوت میں یہ آخری کیل تھا جو اینا نے گھاڑا تھا۔ اینا کے بعد وہ اپنے عزیز ترین دوست اور روم میٹ باسط ملک کے ساتھ پاکستان واپس آ گیا۔۔۔ وہ اپنی آئی ٹی کمپنی بنانا چاہتے تھے۔ جاپان سے انہوں نے اپنا تمام پیسہ نکالا۔ اور یہاں ایک چھوٹی کمپنی سے شروعات کی۔

وہ جس جہاز میں واپس آ رہے تھے۔ کچھ طالبان نے اس جہاز کو یرغمال بنا لیا۔ وہ اپنا کوئی سردار جو پاک فوج سے پکڑا گیا تھا اس کی بحالی کے لیے پیش کش کر رہے تھے۔۔۔

مستجاب اور باسط جاپان سے ہی مارشل آرٹ کے داؤ پیچ سیکھ چکے تھے ان کے علاوہ چار افراد اور تھے جوان بارہ طالبان کے گروہ سے جہاز میں موجود سواریوں اور سٹاف کی جان بچانے میں کامیاب ہوئے تھے۔

مستجاب اور باسط آئی ٹی کمپنی اور ہیکنگ کی دنیا کے علاوہ ریسلر کی طرح لڑنا بھی خوب جانتے تھے

بازل مصطفی پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے کراٹے میں بلیک بیلٹ تھے

جنید خان پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر سرجن تھے ۔۔پٹھان قبیلے کی وجہ سے ان کے خون میں بہادری تھی اور مار دھاڑ میں کافی ماہر تھے۔ اسلحہ چلانے کا شوق ان کو بچپن سے ہی اپنے گھرانے سے ملا تھا

عقیل چوہدری آرمی ریٹائر تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے اپنا جم بنایا تھا۔ اور لڑکے لڑکیوں کو کراٹے اور سیلف ڈیفنس کی فائٹ کی ٹریننگ بھی دیتے تھے۔

ذیشان علی ایس پی آف پولیس تھے۔ پولیس کی سخت ٹریننگ نے ان کو مضبوط اعصاب کے ساتھ ساتھ مجرموں کے لیے بھی ان کی گرفت کافی مضبوط کر دی تھی۔

اس واقعے کے بعد وہ اکثر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ دوستی گہری ہو گئی۔

ایک دن انہوں نے سڑک پر بزرگ کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ ان کی بیٹی کو کچھ غنڈے اٹھا کر لے گئے تھے۔ ان کا بیٹا اپنی بہن کے پیچھے گیا۔ تو دونوں کی لاشیں گھر آئیں۔ ان چھوٹے سے سڑک کنارے ہوٹل پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

یہ لوگ ان کے بیٹا اور بیٹی کے زندگی تو واپس نہیں لا سکتے تھے۔ مگر انہوں نے ان کے ہوٹل کو بازیاب کروالیا۔ اور مجرموں کو عمر قید کروا کر دلیا۔۔۔

اس طرح پینتھر گینگ کی ابتدا ہوئی۔

ذیشان علی پولیس میں ہونے کے باوجود اپنے بندھے ہاتھوں کی وجہ سے بہت سے نامور ظالموں کو سزا دلانے میں ناکام تھے۔ رات کے اندھیرے میں یہ چھ لوگ ایسے مجرموں کو موت کی نیند سلا کر شہر کا صفایا کرتے تھے۔ دن کی روشنی میں یہ سب اپنے اپنے پیشے میں مصروف دکھائی دیتے۔

اب تک یہ لوگ نوے کے قریب مشن انجام دے چکے تھے۔ ان کا رشتہ دوستی سے بہت آگے بڑھ گیا تھا وہ دوست نہیں بھائی تھے۔۔سب نے کہیں نہ کہیں سے چوٹ کھائی تھی

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

نے اپنے والد سے زخم کھائے تھے۔۔ Tigertheking مستجاب

کی ماں اس کو کم عمری میں چھوڑ گئی تھی۔ اس کے باپ کی دوسری BigB* باسط ملک بیگم نے باسط کو کافی تکلیف میں رکھا اس کے سوتیلے بہن بھائی باسط کو کبھی قبول کرنے کو تیار نہ تھے

مصطفی بازال juniorB. کے والد بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے والدہ نے یہ لوگوں کے گھروں کا کام کاج کر کے اس کو پڑھایا۔ اسکالر شپ حاصل کر کے اس نے وکالت کی ڈگری حاصل کی۔ کم عمری میں جب اس کے سکول کے بچے اس کو ماسی کا بیٹا کہہ کر چڑھاتے تھے وہ ان سے لڑتا جھگڑتا۔ اس کی والدہ ایک کراٹے ٹیچر کے گھر کام کرتی تھی اس نے اپنے بیٹے کی روز کی مار کٹائی کی عادت کے بارے میں ان کو بتایا اور درخواست کی کہ سکول کے بعد وہ اس کو کراٹے سکھا دیا کریں تاکہ وہ روز لڑکوں سے مار کھا کر نہ آئے اور اس کی ماں بے فکر ہو کر کام کر سکے

www.urdunovelsmania.com

۔

عقیل چوہدری *میجر نے وقت سے پہلے ہی آرمی سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی ان کا جان سے بھی عزیز بھائی کسی منافق اور بکاؤ فوجی جاسوس کی وجہ سے اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا۔ اگرچہ آرمی نے اس جاسوس کو موت کی نیند سلا دیا تھا مگر عقیل صاحب اندر سے ٹوٹ گئے تھے

پٹھان قبیلے میں پیدا ہوئے ان کے والد نے ان کی والدہ پر غق کر کے شادی jk* جنید خان کی تھی (پٹھان قبیلے کے رواج کے مطابق اگر کوئی مرد کسی لڑکی کے دروازے پر چھ فائر کر دے تو کوئی اور مرد اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا تو مجبوراً ماں باپ کو اس لڑکی کی شادی اس مرد سے ہی کرنا پڑتی) جنید خان ہمیشہ اپنے باپ کی وجہ سے اپنی ماں کو تڑپتے دیکھتا رہا اس کا خاندان بہت لڑاکو اور قبیلے کا سردار خاندان مانا جاتا تھا بندوق اور منشیات ان کا روایتی کاروبار تھا اصلحے پر گرفت خاصی مضبوط تھی۔ مگر ماں کی تربیت اس کو ان سب حرکتوں سے باز رکھتی۔ اس نے اپنی ماں کا خواب پورا کرنے کے لئے ایم بی ایس کی پڑھائی کی اور اپنے علاقے کا اکلوتا ڈاکٹر سرجن بنا۔ اپنی ماں کے نام پر علاقے میں ہسپتال بنایا۔ لڑکیوں کی تعلیم عام کی۔ اور بھی بہت سے کارنامے انجام دیے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ذیشان علی* ذی کے والدین کی پسند کی شادی تھی۔ والد کے اچانک انتقال کے بعد دادا نے ان کو گھر سے بے دخل کر دیا۔ پریشان والدہ نے فیکٹریوں میں کام کر کر کے اپنے بیٹے کو پڑھایا۔ پولیس کی نوکری میں اس کی شخصیت میں کافی رعب پیدا کیا۔ وہ اپنے دادا

سے کیے جانے والے ظلم کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ مگر صابر ماں کی محبت نے اسے ایسا کرنے سے روکے رکھا۔

یہ اچھے لوگ نہیں تھے یہ چھ کہانیاں تھیں۔ وہ دکھ تھے جو دنیا نے نہیں سنے تھے چھ لوگوں نے ایسے اپنے دکھ بانٹ لئے تھے۔ اپنے دکھوں کے لاوے سے دنیا کی سفاکیت کا خاتمہ کرنے نکلے تھے۔۔۔

10

وہ سب اپنی اپنی کہانی کے قفس میں قید تھے۔۔

سٹی ہب کی شاندار عمارت میں نوٹس بورڈ پر پارٹ ٹائم اٹرنیز کی لسٹ آویزاں تھی بیس میں سے پانچ لوگوں کو سلیکٹ کیا گیا تھا۔ اپلای کرنے والے تو سیکڑوں تھے۔ مگر ان میں سے 20 لوگوں کو انٹرویو کے لیے چنا گیا تھا۔ اور 20 میں سے 5 کو سٹی ہب کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ دو کو باسط ملک کی نگرانی میں دیا گیا۔ دو کو عظیم صاحب کے حوالے کیا گیا۔ مرھا اسلام ایک اکلوتی کو مستجاب حیدر کی رکنیت میں دیا گیا۔ دیا نہیں گیا تھا بلکہ لیا گیا تھا۔

۔۔ دیکھا تم بھی اس بیوٹیفل گرل کے چارم سے امپریس ہو گئے نہ۔ مجھے اور عظیم کو دو دو اور خود کے لیے ایک اکلوتی مرحا اسلام منتخب کرلی۔ تمہارا دل آگیا ہے نا۔۔۔۔ باسط مستجاب کے فیصلے پر کافی حیران تھا

۔۔ منہ بند کر کمینے انسان میں نے سٹی ہب کے فائدے کے لئے اس شیطان کی خالہ کو اپنے ساتھ رکھا۔ میں بس اس مغرور لڑکی کا غرور توڑنا چاہتا ہوں۔ دیکھا نہیں تھا کیسے انٹرویو میں ہی ہمارے ساتھ دو نمبری کر گئی تھی۔

مستجاب اس لڑکی کے معاملے میں کافی پراسرار تھا۔ اس نے تو اس لڑکی کا نام بھی mysteriousgirl کے نام سے اپنے موبائل میں محفوظ کیا تھا۔ وہ اس کی کالی سیاہ آنکھوں میں چھپی بجھارت بوجھنا چاہتا تھا۔

اس لڑکی کے بال اس کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے اس کی لمبی گردن پہ نمایاں تل اسے ایک معمہ لگتا تھا۔

اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا۔ خود کو ڈپٹا۔

لگنے لگا تھا۔ اینا کے بعد اس نے جو لڑکیوں کے Mysterious اس کو اپنا آپ بھی لئے رائے قائم کی تھی شاید اب مرحا اسلام اس کو بدلنے والی تھی۔

سٹی ہب میں نئے پارٹ ٹائم انٹرنیز کے ڈیسک سیٹ کر دیے گئے تھے۔ مستجاب حیدر کے آفس کی بڑی سی گلاس ونڈو کے سامنے وہ پانچ بالخصوص مرحا کو واضح دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ کی بورڈ پر پروگرامنگ کرنے میں مصروف تھی۔ جب باسط نے اپنی شہادت کی انگلی سے اس کا مونیٹر ناک کیا۔

کیسا لگ رہا ہے سٹی ہب میں littlegirl کام کرنا۔ جان پہچان تو ہو گئی ہو گی اسٹاف سے

11

جی سر سب بہت اچھا ہے۔ مجھے تو سٹی ہب بہت پسند آیا۔ اب پتا نہیں سٹی ہب کے باسیوں کو میں پسند آئی کہ نہیں۔۔۔ مرحا نے گلاس وال کے پار بیٹھے ہوئے انسان کو دیکھا۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

۔۔ارے کیوں ایسا کیوں کہہ رہی ہو کسی نے کچھ کہہ دیا ہے کیا۔یہاں تو سب بہت ہی دوستانہ ماحول میں کام کرتے ہیں۔۔لٹل گرل مجھے بتاؤ کسی نے کچھ بولا ہے میں ابھی اس کی شامت لے آتا ہوں۔۔۔

باسط اس چھوٹی سی لڑکی سے واقعی اپنا ئیت محسوس کرتا تھا۔

سر میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں۔کیا اس جگہ پر سلام کا جواب دینا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔کیا لنچ ٹائم میں بھی ورکرز کو کام کرنے کے لیے فورس کیا جاتا ہے۔کیا انٹرنیز کو ڈھیروں ڈھیر فوٹو کا پیز کرنے کے لیے رکھا جاتا ہے۔کیا انٹرنیز کو بار بار بتایا جاتا ہے کہ وہ یہاں کام کرنے آئی ہے انجوائے منٹ کے لئے نہیں۔۔۔مرحا صبح سے ہونے والے مستجاب کے ساتھ تمام واقعات باسط کو بتانے لگی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اس کو صبح کوئی سو سے اوپر فوٹو کاپی کرنے کے لیے کاغذ دیے گئے تھے۔۔پھر وہ برگر' کھانے بیٹھی تو مستجاب حیدر آن کھڑے ہوئے

۔۔لڑکی تم یہاں لنچ کرنے کسی ہوٹل میں نہیں بیٹھی۔۔میں نے تمہارے سسٹم پر ای میل بھیجا ہے غلطیوں کو نوٹ کرو اور میرے پاس فائل بنا کر لاؤ۔

اس نے اپنا آدھ کھایا ہوا برگر ویسے ہی بیگ میں ٹھونسا۔آپ کا میں جوت گئ۔

وہ اپنی کولیگ سے تعارف میں مصروف تھی۔شاید آپ نے پچھلے کارنامے سنا رہی تھی۔۔اسٹیٹس پر پڑا فون گنوجا

جی سر۔۔۔۔وہ بھی اتنا ہی کہہ پائی تھی

فورا میرے آفس میں آئیے۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اور ناک رکے جیسے ہی اندر پہنچی۔۔۔گولا بارود بن کے باس اس پر برسنے لگا

ہمارے یہاں کام کرنے کے کچھ رولز ہیں۔آپ پر بھی لازم ہے کہ آپ ان کو فالو کریں۔ ادھر ادھر فضول گوئی سے اپنا اور ہمارا ٹائم برباد نہ کریں۔۔اس نے ایک کاغذ اور یو ایس بی کی طرف اشارہ کیا

یہ کوٹیشنز فلیش میں موجود ویب سائٹ پر انٹر کے پانچ منٹ میں دکھائیں ۔۔۔ پانچ منٹ سے چھ نہیں ہونی چاہیے ۔۔۔

کچھ بولنے کے لیے اس نے لب کھولے ۔۔۔

جلدی ۔۔!! مقابل کی بھاری آواز نے اسے بولنے نہ دیا وہ دروازے کی طرف بڑھی اور پھر دوبارہ کام میں غرق ہوگئی۔

دس منٹ بعد وہ دوبارہ مستجاب کے کمرے میں گئی۔ یوایس بی اس کے آگے کی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

۔۔اس کا میں کیا کروں۔ اس نے ایک آبرو اچکا کے اسے دیکھا۔

تم جتنی سپیڈ سے کام کر رہی تھی۔ تمہیں سال لگ جانا تھا میں نے خود ہی کمپلیٹ کر لیا کام۔۔۔۔۔ وہ سارے دن کی روداد روہانسی ہو کر باسط کو سنا رہی تھی

مرحا نے ایک بار پھر گلاس وال کے پار بیٹھے انسان کی طرف اشارہ کیا۔۔۔
کیا وہ مجھے پسند نہیں کرتے۔ مگر ایک دن میں وہ کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ میں ایک اچھی انٹرنی نہیں ہوں۔۔۔ مرحا اب رو دینے کو تیار تھی۔

۔۔ اوہو لٹل گرل اس کو تم باس نہیں روبوٹ سمجھو اور تمہیں پتہ ہے ربورٹ میں جذبے نہیں ہوتے۔ وہ جو بھی کہتا ہے ایک کام سے سنو دوسرے سے نکال دو سمپل!!

۔۔ مگر سر دو کانوں کے بیچ میں ایک دماغ بھی ہوتا ہے اگر بات وہاں پہ اٹک جائے تو پھر ؟؟
باسط ملک نے اس بات مسکرا کے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا

۔ میں نے کہا نہ اس کو روبوٹ سمجھو۔ عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے تم ثابت کر چکی ہوں کہ تم ذہین ہو۔ اب اپنے ٹیلنٹ کو چھوٹی موٹی باتوں پر ضائع مت کرو۔ کوئی بھی

مسئلہ ہو مجھے بتاؤ۔ اس ربورٹ سے پنگے لینے سے باز رہنا۔ اسی میں سٹی ہب کی بہتری ہے

۔۔ میرا کیا دماغ خراب ہے کہ میں سوئے ہوئے شیر کو جگاؤ۔۔ میں تو بس اس انسان کو انسان سمجھنے کی غلطی کر رہی تھی۔ مگر اب پتا چلا کے باسط سر بھی اس کو ربورٹ کہہ کر غلطی کر رہے ہیں وہ تو چلتے پھرتے سلفیورک ایسڈ ہیں۔ جو کسی کو بھی اپنی باتوں سے جلا سکتے ہیں۔۔

باسط کے جانے کے بعد وہ خود سے بڑابڑای۔ اس کو شام دس بجے سے پہلے یہ ویب سائٹ مکمل کرنی تھی۔ چاہے وہ یہ گھر جا کر کرتی۔ ورنہ جس ذہانت کو وہ ثابت کر چکی تھی۔ بقول مستجاب حیدر وہ ایک ناٹک تصور کی جاتی۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

12

مستجاب کو اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر پینا پسند تھا۔ اس کی ماں نے اسے دیسی سٹائل میں کافی بنانا سکھائی تھی۔ اس کے دوست اس پر ہنسا کرتے تھے کہ یہ کیسی کافی پیتا ہے۔ مگر وہی دیسی کافی اس کو عزیز از جان تھی۔۔۔۔

مرحا بھی شاید چائے کی تلاش میں کینٹین کی طرف نکلی تھی۔ مستجاب کو دیکھ کر رک گئی۔ وہ خود کو ایک اچھی اور فرمابردار ورکر ثابت کرنے کا سوچنے لگی۔۔۔

لائیں میں آپ کو کافی بنا دیتی ہوں سر۔۔

مقابل نے دائیں اَبرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

۔۔ضرورت نہیں تم اپنے لیے جو لینے آئی ہو لے لو اور جاؤ یہاں سے۔۔

جواب اتنا روکھا تھا کہ اس کا دل کیا یہی کافی مگ اٹھا کر اس کے سر پر انڈیل دے۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

۔۔اچھا ہوا تمہارے ساتھ میں مرحا اسلام۔۔۔تمہیں کس نے کہا تھا بھینس کے آگے بین بجانے کو۔۔۔

وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی باسط کے پاس سے گزری۔

ہیں ہیں لڑکی تم کس کی شامت بلا کے آئی ہو۔۔اور بھینس کا خطاب کس کو دیا جا رہا ہے۔۔۔

منہ سے تو کچھ نہ بولی مگر رخ موڑ کر کینٹین میں موجود اس خبطی انسان کو دیکھنے لگی۔۔

۔۔پھر سے وہی غلطی! میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ اسے ربورٹ سمجھو۔اور تم نے سیدھا سادہ اسے بھینس بنا ڈالا۔ ارے پاگل اس کا تو دور دور سے دودھ سے کوئی تعلق نہیں اسنے تو فیڈر بھی ایک سال کی عمر میں چھوڑ دیا ہوگا۔ وہ تو کافی بھی بنا دودھ کے پیتا ہے۔ البتہ تم اسے سانڈ کہہ سکتی ہو۔۔۔باسط بھی شاید کوئی پرانا حساب چکتا کر رہا تھا۔

باسط کے منہ سے اس کے لیے تعریفی کلمات سن کر مرھا اسلام کی روح تک ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ وہ دیر تک اپنی ڈیسک پر بیٹھ کر ہنستی رہی۔

گلاس وال کے پار بیٹھا انسان اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

- -

"یارمن!
میرے بے ترتیب الفاظ کچھ بھی ہوں،
میرا تذکرہ تم ہو،
میری تشریح تم ہو،
میری محبت تم ہو"

- -

مرھا سارے دن کی تھکی ہاری گھر پہنچی۔ تو ماں کو پریشان دیکھا۔ وہ ماں کی پریشانی سے بخوبی واقف تھی۔ مگر اس کے اختیار میں نہیں تھا کہ ماں کا ہاتھ پکڑ کے انہیں دکھ سے نکال دیتی۔

۔ و مسز اسلام کون سے خیالوں میں گم ہیں کہ اکلوتی بیٹی کے گھر آنے کا پتہ بھی نہیں چلا۔ ابھی میری جگہ مسٹر اسلام آتے تو آپ اور ان کی راہوں میں پھول لے کر کھڑی ہوتیں۔

۔۔ بہارو پھول برساؤ میرا محبوب آیا ہے۔۔۔ اس کی بے تکی تان پر ماں ذرا سا مسکرائی۔۔۔

۔

کتنی بار کہا ہے کہ تمہیں نوکری کی کیا ضرورت ہے اچھی خاصی تو آمدنی ہے۔ گھر کے کام نہیں سکتی۔ تمہارے ساتھ کیا کوئی ملازم جانا ہے۔۔

ماں کی ڈانٹ کا اس پر جو رتی برابر اثر ہوا ہوتا۔۔۔

۔۔ کر نہیں نہیں میرے ساتھ ماسی نہیں جائے گی بلکہ مجھے لینے تو کوئی شہزادہ آئے گا جو مجھے منہ دکھائی میں ملازموں کی لمبی لائن دے گا۔ صبح اٹھتے ہی ملازمہ میرے لئے جوس کا گلاس پکڑ کر تیار کھڑی ہوگی۔ سنگ مرمر پہ پاؤں رکھوں گی ملائم سا جوتا میرے پاؤں میں پہنا دیا

جائے۔ میرے فریش ہو کر آنے سے پہلے دوسری ملازمہ میرے لئے چائے اور ناشتہ لے کر تیار کھڑی ہو گئی۔ ناشتے میں طرح طرح کے کھانے ہوں گے۔ مجھے ململ کا لمبا سا خوبصورت گاؤن پہنایا جائے گا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے نامکمل خوابوں کو مکمل کرتی۔ ماں کے ایک جملے نے اس کی بولتی بند کروادی۔

کل ثریا بیگم سے کہتی ہو کوئی مناسب رشتہ ڈھونڈیں۔ تمہاری زبان جس حساب سے لمبی ہوتی جارہی ہے کچھ سالوں تک شہزادہ تو کیا کوئی جمعدار بھی اس گھر میں نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

امی آپ کو قدر ہی نہیں ہے۔۔ وہ جمعدار کے نام سے چڑ گی۔

کے نام سے جانتی ہے۔۔۔۔ Hellqueen ایک دنیا مجھے

اسی ہیل پہ تمہیں تمہاری ٹانگیں توڑ کے بٹھاؤں گی پھر جہنم کے باسیوں سے بھیک مانگتی رہنا۔۔۔۔

وہ جو اپنے فن پہ بہت نازاں تھی اتنا سا منہ لے کر کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی پندرہ منٹ کی بریک میں ہاتھ میں سینڈوچ لیے کھانے کو تیار تھی۔
جب مستجاب نے کینٹین کی طرف جاتے ہوئے اس کے کانوں میں موجود ہینڈز فری دیکھ کر خفت سے اس کے بینچ کو بجایا۔۔۔

۔محترمہ آپ یہاں ڈسکو سننے نہیں آتی کام کرنے آتی ہیں جلدی کھائیں اور کام کی طرف توجہ دیں۔آپ کی ایک غلط پروگرامنگ میری پوری امپائر کا تاثر غلط دے سکتی ہے۔

۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اتنے سے عرصے میں یہ کوئی بارہویں دفعہ ہوا تھا کہ مستجاب نے اسے اس طرح ہینڈز فری لگانے سے منع کیا تھا۔

حاجی صاحب جیسے یہ امپائر میرے ناتواں کندھوں پر کھڑی ہے۔

وہ اس سے پہلے کہ خود سے باتیں کرتی ہوئی دوبارہ کھانے میں مصروف ہوتی۔ مستجاب انہی قدموں پر واپس گھوما

۔مجھے تم نے ویب پیج ڈیزائن کیا تھا اس کو۔ خریدنے کے لئے کل ایک پارٹی آرہی ہے اپنی پریزنٹیشن کو پرفیکٹ رکھنا۔ اور ذرا ڈھنگ کے حلیے میں آنا۔ یہ جینز اور کرتے پروفیشنلز والی لک نہیں دیتے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا ہر ورکر اپنے کام کو لے کر انتہائی سنجیدہ نظر آئے۔ کپڑے خریدنے کے پیسے نہ ہوں تم مجھ سے لے لینا۔۔۔۔

اس کرخت لہجے پر وہ کچھ کہتی مستجاب نے پھر سے کوئی گرم ویکس اس کے کانوں میں انڈیلی۔۔۔

۔اور ہاں اپنی ان زلفوں کو کسی رسی سے باندھ کر آنا اکثر ادھر ادھر اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں ہو سکے تو دس روپے کی پونی ڈال آنا۔۔۔۔۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ کا آج کل سارا دھیان مجھ پہ ہی ہے۔ شاید سٹی ہب میں کام کی کمی ہوگئی ہے۔ میرے بالوں تک پہ آپ کی نظر ہے۔۔

اپنی بات مکمل کرکے جانے ہی والا تھا کہ مرحا کے سخت الفاظوں نے اس کے قدم روک لیا۔۔

آپ کو کسی نے اپنے باس سے بات کرنے کی تمیز نہیں سکھائی۔ شاید مجھے آپ کو کام کے ساتھ ساتھ تمیز کی بھی ایکسٹرا کلاس دینی پڑیں گی۔۔۔۔

۔۔مجھ سے زیادہ توان کلاسیز کی شاید کسی اور کو ضرورت ہے۔۔۔

کیا کہا تم نے ایک دفعہ دوبارہ کہو۔ مستجاب اب کی بار زرا غصے میں بولا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

نہیں نہیں آپ کو تو نہیں کہہ رہی وہ میں تو اسد کو کہہ رہی تھی۔۔۔

اسد جو پاس سے کوئی فائل فوٹو کاپی کرکے لے جا رہا تھا اپنے نام پر رکا جیسے کہہ رہا ہو اب میں نے کیا کردیا؟

۔۔جانتا ہوں میں اچھے سے کس کو کہا ہے۔ میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں کہ تم جیسی شیطان کی خالہ پر ضائع کردو۔ اگر پریزنٹیشن پرفیکٹ نہ ہوئی پارٹی نے ویب سائٹ نہ خریدی۔ تو تمہیں باہر کا رستہ دکھانے کے ساتھ ساتھ تمہارے اس موبائل اور ہینڈفری کو بھی کسی گٹر میں پھینک آؤنگا۔۔

اپنے اکلوتے موبائل اور ہینڈفری کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سن سکتی تھی فوراسے سیدھی ہوکر بیٹھ گئی اور اور خود کو کام میں مصروف ظاہر کرنے لگی۔۔۔

۔۔آخر میں اس لڑکی کو برداشت کیوں کررہا ہوں۔ اس کی تیز چلتی لمبی زبان کی وجہ سے یہ لڑکی مجھ سے ضائع ہوجائے گی کسی دن۔۔۔۔

باسط اس کے عزائم بھانپتے ہوئے کھل کر مسکرایا۔۔۔

13۔

شیرنی لگی ہے یہ لڑکی۔ تیرے جیسے سانڈ کو بھی اس نے نتھ ڈال دی۔ جیو شہزادی

باسط بہت چہک رہا تھا۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

۔۔اس سے پہلے کے تجھے بھی اس کے ساتھ گٹر میں پھینک دو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔
مستجاب کا غصے سے بھرا چہرہ دیکھ کر وہ ہنستا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

مرحا کے پاس سے گزرتے ہوئے بلا
جیو لڑکی تم تو آتے ہی چھا گئی ہو۔ شاد رہو آباد رہو۔
وہ نا سمجھی سے اس کو دیکھنے لگی کندھے اچکا کر دوبارہ کام میں لگ گی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چھ لوگ آج پھر چاچا افضل کے ڈھابے پر موجود تھے کاشی گینگ کے خلاف کوئی ٹھوس منصوبہ بنا رہے تھے۔
وہ آج کل کوئی نیا پروجیکٹ شروع کرنے والا ہے شاید کوئی بڑا شاپنگ مال بنانے والا ہے
وہ اس مال کی آن لائن سروس بھی دینا چاہتا ہے۔ وہ اپنے آفیشل کاموں کے لیے جو غیر قانونی طریقے سے ہونے ہیں بازل کو منتخب کر چکا ہے۔ رہی آن لائن سروس کی بات توتا ٹیگر تم اسے قائل کرو گے۔ تاکہ اس کا سر بھی ہمارے گرفت میں ہو اور دھڑ بھی۔۔۔

میجر ان سب کو مشن کی ہدایات دے رہا

۔۔میں پہلے ہی ویب پیج ڈیزائن کر چکا ہوں وہ صبح سٹی ہب آرہا ہے۔مجھے امید ہے کہ شیطان کی خالہ اسے قائل کر لے گی۔وہ بے دھیانی میں بولا۔۔۔

یہ تم کس ماسی خالہ کا ذکر کر رہے ہو؟؟ جنید نے فورا پوچھا

وہ شرمندہ ہو کر کان کھجانے لگا۔۔پرانی عادت تھی کہیں اٹک جاتا تھا تو بائیں کان کی لو پکڑ کر نیچے کو کھینچتا تھا۔

اپنے دوستوں کے بھی کان کھینچ کر ان کو چڑھاتا تھا

مجھے لگتا ہے کسی لڑکی کا ذکر ہے۔باسط یار ہمیں بھی ملوا اس مائی کی لعل سے۔۔بازل بولا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اب وہ سب مل کر اس کا بینڈ بجانے والے تھے۔باسط اس کے مرھا کے ساتھ قصے ان کو سناتا رہتا ہے۔وہ سب اس لڑکی سے بے تابی سے ملنا چاہتے تھے۔مگر مستجاب ایسا نہیں چاہتا جانتا ہے نا یہ سب مرھا کے سامنے اس کا ریکارڈ لگا دیں گے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

14

آج یونیورسٹی میں کلچرل ڈے کی نسبت سے سب طلباء تھیم کلر کی نسبت سے تیار ہو کر آئے تھے۔ مرحا کے ڈیپارٹمنٹ کا تھیم کلر سرخ تھا۔ خوبصورت سی لمبی ریشمی سرخ فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ اور بڑا سا ریشمی دوپٹہ جس کے بارڈر پر خوبصورت سی گوٹا کناری کا کام ہوا تھا۔ دوپٹے پر جڑے شیشے کپڑے کی نفاست کو اور نکھار رہے تھے۔

لمبے بال جو اس کی توجہ کو ترستے تھے آج شزا کی بدولت اور بھی خوبصورت لگ رہے تھے۔ کیونکہ شزا اس کو زبردستی پارلر لے گئی تھی۔ جیولری کے نام پر گلے میں ایک چھوٹا سا پینڈنٹ کانوں میں خوبصورت سے موتی اور دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی میں اک نازک سی رنگ جس میں صرف ایک ہی موتی جڑا تھا۔ بالوں کی فرنچ ٹیل بنا کر اونچی پونی میں بالوں کو باندھ رکھا تھا۔ بال طریقے سے بندے تھے اس لیے اس کی گردن کا تل چاند پر داغ کی صورت لگ رہا تھا۔ یہ سادہ سی لڑکی ان تمام لڑکیوں سے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی جو دو گھنٹے کی محنت کے بعد جا کر تیار ہوتی تھی۔۔

وہ سج سج کر چلتی ہوئی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ دور کہیں بیٹھے عمر کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جی میں آپ۔۔۔۔!!مجھے لگتا ہے میں نے پہلے بھی کہیں آپ کو دیکھا۔ کہیں باہر ہی دیکھا ہوگا اتنی خوبصورت لڑکی ہماری یونیورسٹی میں تو نہیں ہے کوئی۔

بکومت جلدی چلو میں پہلے ہی لیٹ ہوں۔۔۔وہ عمر کے کے سامنے ذرا خفیف سا مسکرائی۔

۔پورا دن اس نے اپنے گرد عمر کی نظروں کی تپش محسوس کی۔ مگر وہاں کوئی اور بھی تھا جو یہ سب نوٹ کر رہا تھا۔

۔۔مجھے لگتا ہے کہ عمر تم میں انٹرسٹڈ ہے۔ شزا نے روکھے سے انداز سے کہا

۔۔مذاق کر رہی ہو۔ بیوقوف سمجھا ہے مجھے اس کے تو ہر روز نئے ڈرامے ہوتے ہیں۔ ہر دوسری لڑکی پر تو اس کا دل آجاتا ہے۔

مرھا نے بیزاری سے جواب دیا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

۔۔اگر وہ تمہارے لئے سچ میں سنجیدہ ہوا تو۔ شنزا شاید اس کے دل کو ٹٹول رہی تھی

۔۔ایسا نہیں ہو سکتا ہم دوست ہیں اور دوست ہی رہیں گے۔ میں شادی اس سے کروں گی جو میرے ساتھ میرے ماں باپ کو بھی پیار کر سکے۔ میں اپنے ماں باپ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ دوسرے لفظوں میں مجھے شوہر نہیں گھر داماد چاہیے۔
مرحا بہت رسانیت سے بھول گئی تھی۔

۔۔تمہارے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں مگر پھر لگتا ہے اپنے جذبوں کو زبان دوں گا تو دوستی سے بھی جاؤں گا مجھے گوارا نہیں کہ تم مجھ سے دور جاؤ کبھی۔ ایک نہ ایک دن میں تمہیں ضرور اپنے دل کا حال سناؤں گا۔ لیکن شاید ابھی وقت مناسب نہیں ہے۔ پہلے مجھے تمہارے دل میں اپنے لیے محبت ڈالنی ہوگی تا کہ تم انکار نہ کر سکو۔۔ عمر نے ان دونوں کی باتیں سنتے ہوئے اپنے بے قابو ہوئے جاتے دل کو سمجھایا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

تقریب اختتام پذیر ہوئی مرحا کافی لیٹ ہو چکی تھی۔ آج اس کی سٹی ہب میں پہلی اور بہت اہم پریزنٹیشن تھی۔ وہ ذرا جلدی پہنچنا چاہتی تھی مگر دو بج چکے تھے۔ شزا پہلے ہی جا چکی تھی۔ عموماً وہ اسی کی گاڑی میں آفس جایا کرتی تھی ورنہ کیب لے لیتی۔ آج موسم کی خرابی کی وجہ سے رائڈ بھی ملنا مشکل تھی۔ وہ پریشانی میں سڑک کے کنارے کھڑی تھی کہ اچانک گاڑی آکے اس کے قریب رکی اور لفٹ کی آفر ہوئی۔ اس نے شکر ادا کیا اور جھٹ سے گاڑی میں بیٹھ گئی

۔۔ شکر ہے یار عمر تم اس بار رحمت کا فرشتہ بن کر آئے ہو۔ تمہیں پتہ ہے میں بہت پریشان تھی جتنا آج جلدی پہنچنا تھا اتنا ہی لیٹ ہوئی۔۔ مرحا گاڑی میں بیٹھتے ہیں شکریہ ادا کرنے لگی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

۔آپ بس ایک حکم کیا کریں غلام حاضر ہو جائے گا۔ اگر میں خوبصورت لڑکیوں کے کام آؤں گا تو مجھے لگے گا میری زندگی سفل ہوئی۔۔۔۔

گاڑی دھیان سے چلاؤ تمہاری حرکتیں دیکھ کر لگتا ہے ہم آفس نہیں بلکہ ہسپتال تک لازمی پہنچ جائیں گے۔۔۔اس کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے ہوئے مرحا نے اس کی توجہ دوسری طرف کروائی

فکر نہ کرو لڑکی مجھے ابھی مرنے کا کوئی شوق نہیں۔ ویسے بھی ابھی میں نے دیکھا ہی کیا ہے ابھی تو میں نے ایک عدد خوبصورت بیوی بھی پٹانی ہے۔ پھر کم از کم دس بارہ بچے

۔۔۔۔۔۔۔

پھر شروع ہوگی نہ تمہاری بکواس۔ اب اگر تم نے ایک اور لفظ بھی فضول بولا تو میں تمہیں گاڑی سے دھکا دے دوں گی اور تمہاری گاڑی کو اغوا کر کے لے جاؤں گی۔ مرحا چڑ کے بولی۔

وہ اب عمر کی ذو معنی باتوں کا مفہوم سمجھنے لگی تھی۔ شیزہ کی باتوں نے اس کے وہم کو آج سچ ثابت کر دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

مستجاب اپنی گاڑی پارکنگ لاٹ میں کھڑی کر رہا تھا جب اس کی نظر میں مرہا پر پڑی وہ گاڑی سے اترتے ہوئے عمر کو ہاتھ سے بابے کا اشارہ کر رہی تھی۔

وہ اس پر ایک خفیف سی نظر ڈال کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا اس سے پہلے کہ لفٹ کا دروازہ بند ہوتا مرہا بھاگتے ہوئے دروازے کے سامنے آی۔ مستجاب کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے رک گئی۔

مس اور اندر آئیں گی کہ آپ کے لئے کوئی سرسوں کا تیل انڈیلا جائے۔

جی!اس نے نا سمجھی سے مستجاب کو دیکھا
جب دلہن پہلی بار جب گھر آتی ہے تو دہلیز پر تیل ڈالا جاتا ہے نا مجھے لگا شاید آپ کے بھی یہی ارادے ہیں۔ آپ بھی بالکل آج دلہن بن کر ہی تو آئیں ہیں بس دلھا نظر نہیں آرہا ساتھ۔

مستجاب نے اس کی ریڈ فراک پر چوٹ کی۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی مقابل پھر سے بولا

۔۔میں نے کہا تھا پروفیشنل ڈریس پہن کر آئیں گی آپ یہ ٹینٹ کس خوشی میں اوڑھا ای ہیں۔؟

۔۔میری یونیورسٹی میں آج کلچرل ڈے تھا۔لیٹ ہوگئی تھی تو چینج کرنے کا ٹائم نہیں ملا میرے پاس کپڑے ہیں اس بیگ میں۔وہ روہانسی ہوئی۔
اتنا ٹائم گاڑی سے اترتے ہوئے باتیں کرتے ہوئے لگایا ہے سب نہ کرتی تو جلدی پہنچ جاتی۔۔۔۔
مستجاب کو اس کے ساتھ لڑکا پسند نہیں آیا تھا۔وہ بات مکمل کر کے اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا

اپنے ڈیسک ٹاپ پر جاتے ہی وہ پریزنٹیشن کی دہرائی کرنے لگی۔گلاس وال کے پار بیٹھا انسان آج اپنی آنکھوں کو بے قابو میں محسوس کر رہا تھا۔بالوں کو اونچی پونی میں باندھنے کی وجہ سے اس کی گردن کا تل نمایاں تھا۔یہی مستجاب کے لئے کمزور لمحہ تھا۔

www.urdunovelsmania.com

تیری گردن کے اس تل پر"
"فدا مشرقی تہذیب ساری

اس سے پہلے کہ وہ کپڑے چینج کرتی۔ اسے پارٹی کے پہنچنے کی اطلاع ملی۔ وہ اسی حلیے میں میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔
مہمانوں کو پہلے چائے سرو کی گئی۔ مین چیر پر مستجاب حیدر بیٹھے تھے ساتھ ہی دائیں طرف باسط مرحا اور عظیم صاحب بیٹھے تھے۔ سامنے کی کرسیوں پر پارٹی بی کہ لوگ موجود تھے۔
پارٹی بی کے لیڈر کی نظریں مرحا کے چہرے پر ہیں جمی تھیں۔ اگرچہ مستجاب اپنے جزبوں کو کوئی نام نہیں دیتا مگر اس کو کو گوارا کب تھا کہ کوئی اور بھی اس کو اپنی نظروں میں رکھے۔
اگر سب تیار ہیں تو شروع کریں

اس نے کاشف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

وہ سٹپٹا گیا۔ جیسے چوری پکڑی گئی ہو

www.urdunovelsmania.com

جی جی ضرور۔ ۔ ۔ اتنا ہی کہہ پایا

میٹنگ کا آغاز ہوا وہ اپنی دھڑکتے دل کے ساتھ پریزنٹیشن دینے کے لیے ڈائز پہ آئی۔ بیس منٹ کی پریزنٹیشن کے بعد اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا۔ مختصر سی بات چیت کے بعد پارٹی بی سے ان کا فیصلہ پوچھا گیا۔

۔ ۔ ڈیزائننگ تو اچھی ہے پیج کی۔ مگر میں نے واضح کہا تھا کہ مجھے ہر آئٹم کے لئے الگ الگ پارٹیشن چاہیے۔ مگر مجھے لگتا ہے آپ نے ہماری نہیں اپنی خواہش کے مطابق پیج ڈیزائن کیا ہے۔ کاشف صاحب خوش نظر نہیں آ رہے تھے

۔ ۔ ہم دوبارہ بنا دیتے ہیں اور انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گا۔ اب غلطی نہیں ہوگی۔ باسط نے بات سنبھالنے کی کوشش کی

www.urdunovelsmania.com

۔ دوبارہ آنے کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ میں ہر کسی کو دوسرا موقع دینے کا قائل نہیں ہوں۔

مستجاب حیدر اس سارے معاملے میں چپ بیٹھا تھا۔ مرحا الگ پریشان نظر آ رہی تھی۔

میرا کریر تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم" مرحا نے پریشان نظر ماحول کا جائزہ لیا"

پارٹی بی کہ لوگ جانے کے لیے کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ باسط ان کو قائل کر رہا تھا مگر وہ کسی صورت بات سننے کو تیار نہ تھے اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف بڑھتے۔ اچانک مرحا کی آواز سنائی دی

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

سر کیا آپ مجھے آٹوگراف دینا پسند کریں گے۔
کاشف صاحب نے نہ سمجھی سے اس لڑکی کو دیکھا۔

اصل میں سر آج میری پہلی پریزنٹیشن تھی میں آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہتے ہیں اگر یہ لوگ مجھے یہ نکال دیں گے تب بھی یاد رکھوں گی کہ آپ کی وجہ سے نکالا گیا تھا۔ اگر آپ دوبارہ موقع دیں گے تو یاد رکھوں گی آپ ہی کی وجہ سے مجھے دوبارہ یہاں رہنے کا موقع ملا۔ ان شاٹ میرا اکریئر اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

ویسے آٹوگراف مانگنے کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ میں آپ سے واقعی میں بہت متاثر ہوئی ہوں آپ کا تعلق آئی ٹی سے نہیں ہے۔ پھر بھی آپ نے باریک بینی سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ آپ باقی میں ایک اچھے بزنس مین ہیں۔

اب کی بار مستجاب حیدر بولنے کے لئے ان کی طرف بڑھے۔

اگر اس سے پہلے ہی کاشف کی ایک بار پھر آواز سنائی دی۔

مستجاب مجھے تمہاری پریزنٹیشن تو پسند نہیں آئی مگر اس لڑکی کی پراعتمادی پسند آئی ہے۔ ہم دوبارہ موقع دیتے ہیں مگر صرف بیس منٹ۔ ہم لنچ بریک کے بعد اسی جگہ ملیں گے۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اس کمرے میں موجود تمام زی روح حیران تھے۔ مستجاب کو مسکراتے ہوئے مرحا نے پہلی دفعہ دیکھا۔ اس کے چہرے پہ بالکل ویسے ہی ڈمپل پڑتا تھا جیسا اس کے والد کے چہرے پہ۔

وہ اس کی مسکراہٹ کو ٹھہر کر دیکھ رہی تھی۔ یا وقت رکنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

باسط نے گڈ جاب کہا اور اس سکتا ٹوٹا۔

بیس منٹ کے بعد پریزنٹیشن کو اپروول مل گیا تھا۔ پروجیکٹ سٹی ہب کے حصے میں آیا تھا۔ وہاں جشن کا سا سماں تھا۔ مستجاب نے فوراً پینتھر گینگ کے گروپ میں میسج کیا۔ ڈیل ڈن Dealdone

۔۔ تم نے آج واقعی میں بہادری کا کام کیا ہے لڑکی۔ عالی جا! تم سے خوش ہوئے۔ مانگو کیا مانگتی ہو

www.urdunovelsmania.com

باسط آج اس بادشاہ کی طرح خوش تھا جس کو بغیر جنگ کے ہیں فتح ہوئی تھی۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ یہ تو کنیز کا فرض تھا۔ اس نے کنیزوں کی طرح سر کو خم کیا۔

موسم کافی خراب تھا۔ اس طرح کے موسم میں گھر جانا ممکن نہیں تھا۔ وہ پریشان سی اپنے ڈیسک پر بیٹھی تھی۔ مستجاب اس کے عین برابر آکر کرسی پر بیٹھا۔ ہاتھ میں پکڑے دو کافی مگ سے ایک مگ اس کی طرف کیا

15

مرحا نے حیرانی سے مستجاب کو دیکھا آج پہلی بار وہ اس کے پاس بیٹھا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو زہر نہیں ملائی۔ ویسے بھی ابھی ضرورت ہے تمہاری۔ تم نے آج ایک اچھا کام کیا ہے۔ سوچا تمہیں انعام دیا جائے۔ تم خوش قسمت ہو میں نے آج تک کسی کے لیے کافی نہیں بنائی۔ یہ اعزاز فقط تمہارے حصے میں آیا ہے۔

ایک بار پھر اس کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔ وہ ایک بار پھر سکتے میں چلے گئی۔

دعا ہے وہ لمحے جن میں تم مسکراؤ وہ ساکن ٹھہریں'۔ مرحا کے دل نے سرگوشی کی'

اس نے بے دھیانی میں مگ اٹھایا۔ گرم کافی چھلک کر اس کے ہاتھ پر گر گئی۔ اس کا سکتا ٹوٹا۔
اس کی ہلکی سی چیخ ابھری
مستجاب بجلی کی طرح اٹھ کے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔

۔۔لڑکی پاگل ہوگئی ہو کیا۔ حد ہوتی ہے یار۔

وہ اسے کھینچ کے اپنے ساتھ کچن میں سنک کی طرف لے گیا۔

www.urdunovelsmania.com

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اس کے پیچھے پیچھے چلتی رہی اسے اپنی ہاتھ پر جلن کا احساس تک نہیں ہورہا تھا۔ مگر مقابل کا دل ضرور جل رہا تھا۔ ٹھنڈے پانی کے نیچے ہاتھ تو مرھا کا تھا مگر ٹھنڈک مستجاب کے دل کو مل رہی تھی۔

اس نے اس کو کچن میں موجود کرسی پر بٹھایا اور تیزی سے کچن میں کیبینٹ ٹٹولنے لگا۔

کہاں رکھ دی یار یہی تو ائنٹمنٹ ہونی چاہیے۔ "بلا آخر اسے اپنے مطلب کی چیز ملی"

وہ کرسی پر بیٹھی پتھر کی مورت کی طرف بڑھا۔

اپنے پیروں کے بل کرسی کے پاس نیچے بیٹھا

اس نے پھر مرھا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

مرھا نے اس کے ہاتھ کی گرمائش اپنے اندر اترتی محسوس کی۔

اس نے بہت نرمی سے اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر کریم کی تہہ لگائی۔ پھر پھونک مار کر زخم کو اپنے سانسوں کی حرارت دینے لگا۔

مرھا کا دل بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑنے لگا

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

مستجاب اس کی تیز دھڑکن محسوس کرتے ہوئے اپنے تیز دھڑکتے دل کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

وہ پھر پیچھے ہوا۔ اور اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ویسے ہی پتھر کی مورت بنی ساکن بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔

مستجاب نے آتے ہی اپنا ہاتھ دل پہ رکھا

۔۔ تمہیں کیا ہوا ہے تم ایسے بے قابو کیوں ہوتے جا رہے ہو۔ اس کی آنکھیں تمہیں اپنی طرف بلاتی ہیں۔ اس کے بال تمہیں پاگل کرتے ہیں اور وہ، وہ اس کی گردن کا تل اس سے بھی تو تم مدہوش ہوتے ہو۔۔ کیا میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔؟

مستجاب کیا تم نہیں جانتے تم جس سے محبت کرتے ہو اس کو تم سے چھین لیا جاتا ہے باپ ماں اپنا۔ کیا تم ابھی بھی اک اور تجربے میں پڑنا چاہتے ہو۔۔

ایک دم زور سے بجلی گرجنے کی آواز آئی۔ اور ایک جھلک کے ساتھ بجلی چلی گئی۔ اسے ایک چیخ سنائی دی۔ اس وقت آفس میں صرف وہ دو ہی موجود تھے۔ موسم کی خرابی کی وجہ

سے سب لوگ جا چکے تھے۔ وہ دونوں ہی اس پریزنٹیشن کے لئے کافی مصروف تھے وقت کا احساس تک نہیں رہا تھا۔

ہر طرف اندھیرا تھا۔ موبائل کی ٹارچ آن کر کے وہ چیخ کی طرف بھاگا۔
اچانک سے کوئی ذی روح اس سے ٹکرایا۔ ٹکرانے والا اس لمس سے شاید واقف تھا۔

۔۔سر لائٹ چلی گئی۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔
وہ اس سے چپکی ہوئی تھی۔
مستجاب نے اپنا بازو اس کے گرد حمائل کرنا چاہا۔ مگر ایک دم پورا حال روشن ہو گیا۔
جنریٹر چلا دیے گئے تھے
وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔
"اس کی شرمندگی دیکھتے ہوئے وہ ایک دم بولا "تو شیطان کی خالہ اندھیرے سے ڈرتی ہے
اس کو چپ پا کر وہ پھر گویا ہوا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

۔۔آج کیب سے مت جانا موسم خراب ہے۔میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا۔ دور کہیں مغرب کی اذان سنائی دی۔۔

ٹھیک ہے سر۔ کیا آپ مجھے دس منٹ دیں گے میں نماز پڑھ لوں گھر جاتے جاتے قضا ہو جائے گی۔۔۔

تم نماز بھی پڑھتی ہو؟ مقابل کے سوال پر وہ حیران ہوئی

جی سب ہی پڑھتے ہیں۔ کیا آپ نہیں پڑھتے؟

نہیں میں نہیں پڑھتا مجھے سب کچھ بغیر دعا کے ہی مل جاتا ہے۔ ویسے بھی وہ تو خدا ہے ہر جگہ موجود ہیں تو اسے کبھی بھی کسی بھی حالت میں مانگا جا سکتا ہے نماز ضروری تو نہیں۔۔

اب کی بار وہ کافی حیران ہوئی

۔۔میں نماز اس لیے نہیں پڑھتی کہ میں اس سے مانگتی ہوں اس لیے پڑھتی ہوں کیونکہ مجھ پہ فرض ہے مجھے سکون ملتا ہے۔ویسے بھی اگر کچھ مانگنا بھی ہو تو دینے والے کی بارگاہ میں جا کر ہی مانگنا چاہیے۔مانگنے کا بھی مزا آتا ہے اور دینے والے کو دینے کا بھی مزا آتا ہے۔۔۔

وہ کہتے ہوئے وضو کرنے کے لیے بڑھ گئی۔
اس نے کچن میں جائے نماز بچھایا اور نماز کیلیئے کھڑی ہوئی

مستجاب کھڑکی سے اس کو دیکھتا رہا بہت عرصے بعد اس نے نماز پڑھتے ہوئے کسی کو دیکھا تھا۔جاپان جا کے وہ اپنے مذہب سے کافی دور ہوا تھا۔وہ اپنے رب سے خفا ہوگیا تھا ماں باپ چھین لیے تھے اور آئینہ بھی تو چلی گئی تھی۔وہ ہر طرف سے شیطان کے بہکاوے میں جکڑا ہوا تھا۔مگر یہ لڑکی اس کا حصار توڑنے کے لیئے تیار تھی۔

مرحا نے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائیے۔مستجاب کا دل کیا کی وہ جو مانگے اس کے ہاتھ گرنے سے پہلے وہ اسے مل جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ گھر جانے کے لئے اس کی گاڑی میں موجود تھی۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا

سنجیدہ مزاج تو شروع سے ہی تھا

16

مگر وہ اب کچھ اداس نظر آ رہا تھا۔

مرحا نے اپنے بیگ سے موبائل نکالا۔ ہینڈ فری کانوں میں لگا کر ایک نظر اس کو دیکھا اور

رخ موڑ کر ونڈو کے پار دیکھنے لگی

موسم خرابی کی وجہ سے سڑک پر بہت رش ہے۔ شاید سبھی کو آج گھر پہنچنے کی بہت جلدی

تھی۔

گاڑی ایک سگنل پر رکی۔ مستجاب نے اس کو دیکھا۔ اسے جیسے کوئی چڑ تھی اس کے ہینڈ

فری سے

۔۔ یہ آخر تم ہر وقت کیا سنتی رہتی ہو؟

www.urdunovelsmania.com

مستجاب نے اس کے کان سے ایک سائیڈ کا ایئر پوٹ کھینچا اور اپنے کان میں لگایا۔ وہ اس کی اس حرکت پر شاک ہوئی۔ پہلے یہ وہ اس کو نظر بھر کے دیکھتا بھی نہیں تھا اور آپ کو اس کے ہر پل قریب ہوتا جا رہا ہے

وہ جو اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم دیا۔ اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ۞ ۲۲

اور اس (عورت) نے جس گھر میں وہ تھا اسے ورغلایا اور دروازے بند کر لیے اور بولی ' آ بھی جاؤ'۔ اس نے کہا 'اللہ کی پناہ! میرے آقا نے مجھے بہترین جگہ دی ہے۔ بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے ۞ ۲۳ سورہ یوسف

ایئر پورٹ سے آتی ہوئی آواز سے اس نے مقابل کو ساکت ہو کر دیکھا۔ جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو۔ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔؟

۔۔مجھے قرآن پاک تفسیر سے پڑھنے کا ٹائم نہیں ملتا۔ تو اس لئے جب بھی مجھے ٹائم ملتا ہے میں سن لیتی ہوں۔۔۔

۔۔ تم اپنے رب سے بہت محبت کرتی ہو نا۔۔۔

ہاں بہت!

کیوں ایسا کیا ہے رب میں ؟

میرے رب میں وہ تمام صفات موجود ہیں کہ اس سے سے محبت کی جائے۔۔۔۔

مثلاً ؟ ایک اور سوال

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

بہت سی صفات ہیں۔ جیسے سورہ یوسف کی ہی مثال لے لیں یہ جو آپ نے ابھی آیات سنی ہے۔ سورہ یوسف کی ہی ہے

سر آپ کو پتہ ہے میں نے سورہ یوسف سے کیا سیکھا ؟ ؟

گروپ موڑ کر اس کی طرف بیٹھ گئی۔ گرین سگنل آن ہوا گاڑی پھر سے چلنے لگی

میں نے سیکھا ہے بیماروں کو شفا دے دی جاتی ہو۔۔۔۔۔

زخم بھر دیے جاتے ہیں۔۔۔۔

ظالموں کی سفاکیت عیاں ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

کھوئے ہوئے مل جاتے ہیں۔۔۔۔۔

مشکلیں آسانیوں میں بدل دی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

غم خوشیوں میں بدل دیے جاتے ہیں۔۔۔۔

بے شک سب اللہ کے حکم سے۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

کیا سچ میں کھوئے ہوئے مل جاتے ہیں مرحا؟

وہ کسی وجہ سے اس نکتے کی یقین دہانی چاہتا تھا

جی ہاں مجھے یقین ہے۔۔۔۔

کیا تم مجھے قرآن سکھاؤں گی؟

قرآن کو سیکھا نہیں جاتا سمجھا جاتا ہے سر۔

تو کیا پھر تم مجھے سمجھاؤں گی؟

۔۔کوشش کروں گی۔ کیونکہ قرآن کی آیات پہیلیاں ہیں اور ہر کسی کو پہلی اپنے طریقے سے حل کرنا ہوتی ہے۔

۔۔مجھے نہیں لگتا کہ میں اکیلے اس کو حل کر سکوں گا۔۔

۔۔ہم اکیلے کبھی نہیں ہوتے مستجاب حیدر! اللہ ہمارے ساتھ ہر جگہ ہوتا ہے۔ اور پھر جس کو اللہ کا ساتھ مل جائے وہ کبھی اکیلا نہیں رہتا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ عشاء کی نماز پڑھ کر لیتی تھی اسے مستجاب کی باتیں یاد آئیں۔ جس ایپ سے وہ خود تفسیر سیکھ رہی تھی۔ اس نے وہ لنک مستجاب کو سینڈ کیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

مستجاب ابھی بھی لیٹ آپ کے سامنے اُبیٹھا کچھ مصروف سا دکھائی دیتا تھا۔ اس کے موبائل فون پی ٹیون سنائی دی۔

مرہا کا نام دیکھ کر وہ چونک گیا

میسج اوپن کیا وہ ایک لنک تھا اس نے ایپ کھولی۔ وہ سمجھ گیا کہ مرہا کیا چاہتی ہے۔

اس نے ایپ کو اپنے سیل فون میں انسٹال کیا۔

ان مع العسر یسرا ۝ القرآن"

"بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

ہوم پیج پر لکھی آیت کو پڑھا

پہلے پیج پر اللہ کی وحدانیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بارے میں لکھا تھا۔

پھر نماز کا سیکشن تھا۔ وضو کے فرائض طریقہ وضو۔۔ احسن طریقے سے بیان کیا گیا تھا۔

پھر طریقہ نماز درج تھا۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا۔ کیا وہ اپنے دین کو سمجھے گا۔ اس پر عمل کرے گا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اس نے اس ایپ کے بانی قاری دستگیر احمد کے بارے میں سرچ کی۔ شاید ان سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا

یونیورسٹی میں امتحانات شروع ہونے والے تھے۔ وہ اپنے نوٹس بنانے میں بہت مصروف تھی۔ عمر نے اس کے آگے چند فائلز رکھیں۔

اس نے اَبرو اچکا کے عمر کو دیکھا۔

۔۔تم آج کل آفس کے کاموں کی وجہ سے کافی مصروف ہوتی ہو میں نے اپنے لئے نوٹس بنائے تھے تو سوچا تمہاری بھی مدد کر دوں۔

۔۔سچ کہہ رہے ہو۔ شکریہ بہت بہت یار میں واقعی میں کوئی بھی نوٹس مکمل نہیں کر پائی

۔۔۔مرہا کافی خوش ہوئی

۔۔جاؤ کیا یاد رکھو گی کس سخی سے پالا پڑا تھا۔۔ عمر نے شانِ بے نیازی سے جواب دیا۔

www.urdunovelsmania.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باسط آج کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی بے چینی دیکھ کر مرحا پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

خیریت ہے سر کیا ہوا آج آپ بہت پریشان ہیں۔؟

آج ہمارے آفس میں چار فتنے آ رہے ہیں۔ وہ جب بھی آتے ہیں آفس کو تہس نہس کر کے جاتے ہیں۔

کون ہیں وہ اور کیا مستجاب سر ان کو کچھ نہیں کہتے؟

باسط سرگوشی کرنے کے انداز میں اس کے قریب ہوا

۔۔ دیکھو لڑکی کسی کو بتانا مت وہ چار مستجاب کے سوتیلے بھائی ہیں۔ وہ ہر سال کے آخر میں حساب کرنے آتے ہیں۔ اور ساری جمع پونجی لے جاتے ہیں۔ مستجاب بیچارے جو مرضی کرلیں ان کو نہیں روک سکتے۔

مرحا اب شاک میں تھی۔

۔۔ مگر اس باران سب کو روکنا ہوگا کمپنی کے پاس اتنا پیسہ نہیں۔ اگر اس بار بھی وہ پیسہ لے گے تو کمپنی کا دیوالیہ نکل جائے گا۔ تمام ورکرز کا رزق چھین جائے گا۔ کمپنی بند کرنی پڑے گی۔

باسط نے پریشانی سے ماتھے کو چھوا۔

سر آپ فکر نہ کریں اس دفعہ میں ان کو مستجاب سر کے پاس نہیں جانے دوں گی۔ ایک دفعہ تو میں ان کو روک سکتی ہوں مگر آپ کو ان کا کام کا بندوبست کرنا پڑے گا۔

باسط کے چہرے پر شرارت چمکی۔

۔۔ اس نے چار مردوں کی تصویریں دکھائیں۔ سب کی پرسنیلٹی میں بلا کی کشش تھی۔ اسے جیسے یقین آگیا تھا کہ یہ سب مستجاب کے ہی بھائی ہو سکتے ہیں۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

باسط اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا

وہ ایک پارسل وصول کرنے ریسیپشن پہ گئی تھی۔ وہ چار مرد اس کو آتے دکھائی دیے اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے وہ فوراان کے مقابل ہوئی۔

!آپ اندر نہیں جا سکتے

کیوں۔؟ عقیل صاحب نے پوچھا

آپ کیوں ان کو تنگ کرنے آجاتے ہیں۔

ان کون؟ ذی میں نے پوچھا

مستجاب حیدر میرے باس اور کون۔

www.urdunovelsmania.com

وہ اس لڑکی کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھنے لگے۔ جیسے کوئی لڑکی ان سے ٹکرائی ہی نہیں کی وہ پھر بھاگ کے ان کے آگے کھڑی ہوئی

۔۔ دیکھیں میرے ابا کہتے ہیں بڑوں سے بدتمیزی نہیں کرتے۔ آپ شرافت سے یہاں سے چلے جائیں۔ میں آپ کے ارادے آج پورے نہیں ہونے دوں گی

اچھا امی کیا کہتی ہیںوہ نہیں بتایا آپ نے۔۔ بازل بولا

۔۔امی کہتی ہیں اگر کوئی بغیر اجازت گھر میں گھس آئے تو 15 پہ کال کرنا۔

مگر یہ گھر تو نہیں ہے۔ اس بار بولنے کی باری جنید کی تھی

۔۔ جی ہاں آفس ہے۔ اس لئے میں سکیورٹی کو کال کروں گی۔
وہ بھاگتی ہوئی سکیورٹی الارم تک پہنچی۔

وہ چار لوگ واقعی یقین کر چکے تھے کہ یہ واقع شیر کی بچی ہے۔ باسط صحیح کہتا تھا۔۔۔۔۔

مستجاب اپنے کمرے میں بیٹھا سائیرن کی آواز سن کر باہر بھاگا۔

باہر لگا تماشا دیکھ کر اس نے نہ سمجھی سے باسط کو دیکھا۔

وہاں سب مسکرا رہے تھے وہ خجل ان کے پاس کھڑی تھی۔

باسط نے سارا قصہ ان کو ہنس ہنس کے سنایا۔ وہ چاہتا تھا کہ مرحا سے ان کی ملاقات پرجوش طریقے سے ہو۔ جیسے پہلے دن وہ آفس انٹرویو دینے کے لیے آئی تھی۔ اور اپنا نام چھوڑ گی تھی۔

اور یہ بھی حقیقت تھی کہ یہ سب اب مرحا کو یاد رکھنے والے تھے۔

مرحا کو جب باسط کی شرارت سمجھ آئی تو وہ غصے میں اپنے ڈیسک کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

17

ارے سنو میں مذاق کر رہا تھا۔ میں بس ان سب کو دکھانا چاہتا تھا کہ تم کتنی بہادر ہو۔

باسط مرحا کو غصے میں جاتا دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے لپکا

وہ سب بھی کھل کے مسکرا رہے تھے۔ وہ بالکل تمہارے ٹکر کی ہے مستجاب۔ عقیل صاحب شاید مرحا تعریف کر رہے تھے۔

جی ہاں ایسے کو تیسا ہی ملتا ہوتا ہے۔ بازل کی بات اس کو ذرا پسند نہ آئی

- - - - - - - - - - - -

وہ سب ایک کشادہ کمرے میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ باسط نے دروازہ کھولا اس کے پیچھے مرحا آتی دکھائی دی۔

مستجاب جو پہلے لیٹ جانے کے انداز سے بیٹھا تھا مرحا کو دیکھ کر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔

آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ۔ میں تمہارا ان سب سے تعارف کرواتا ہوں۔ یقین کرو یہ سب دیکھنے میں ہی چور اچکے نظر آتے ہیں ویسے یہ اندر سے بہت شریف ہیں۔
باسط مرحا کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

۔۔ ہاں تمہاری شرافت ابھی لٹل گرل دیکھ چکی ہے۔ بازل نے اسے ذرا شرمندہ کرنا چاہا

۔۔سوری بیٹا اس گدھے نے تم سے پرینک کیا۔ تم اگر کہو تو میں ابھی اس کی ٹانگیں توڑ سکتا ہوں۔۔ عقیل صاحب اپنائیت سے بولے

۔۔نہیں نہیں سر میں نے ان کو معاف کیا۔

پھر مجھے معاف کرنے کی خوشی میں تم ہم سب کو کافی ہی پلا دو۔ باسط نے فرمائش کی

۔۔تم نے کبھی سنا ہے۔ کتے کی دم سو سال دبا کے رکھی تھی پھر بھی جب اسے نکالا تو وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی نکلی۔۔ تمہیں پتا ہے وہ دو تم تھے۔۔۔ جنید نے باسط کو جھاڑا

۔۔اور تمہاری زبان میں بھی جس اینا کونڈا کا زہر بھرا ہے نا اس کو گٹر میں پندرہ سو سال تک اسٹور کیا گیا تھا پھر جا کے وہ زہر بنا تھا۔۔۔

باسط بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا خوب جانتا تھا۔

مرحا ان سب دوستوں کی دوستی سے کافی محفوظ ہو رہی تھی۔

۔۔میں پوین سے کافی کا کہہ کے آتی ہوں۔

مستجاب اس کو کمرے سے باہر نکلتے تک دیکھتا رہا۔

بھئی ہٹا لو نظریں بیٹا وہ جا چکی۔۔ بازل نے شرارت کی

۔۔ڈیرنگ لڑکی ہے یار سوٹ کرے گی ہمارے گینگ میں کیا خیال ہے۔

۔۔اسے گینگ وغیرہ کا کچھ نہیں پتا اس کے سامنے ایسی بکواس مت کرنا۔۔۔
مستجاب نہیں چاہتا تھا وہ اسے غلط سمجھے
عقیل صاحب اس کو پرکھتی ہوئی نظروں سے تول رہے تھے۔ جب سے مرحا آئی تھی اس کی ذات میں ٹھہراؤ آ گیا وہ ہنسنے لگا تھا باتیں کرنے لگا تھا۔

بیس منٹ بعد مرحا ہاتھ میں ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی۔

۔۔ارے کڈتم کیوں لے آئیں پیون سے کہتی ۔۔۔ذیشان نے اس سے کہا

۔۔وہ دوسرے لوازمات لا رہا ہے میں نے سوچا کہ میں کافی لے جاتی ہوں۔

اس نے ٹرے میز پہ رکھی اور کپ پرچ پر رکھ کر سب کو کافی دی۔

سب ہی کافی پیتے ہوئے خوش گپیوں میں مصروف تھے

باسط میں جیسے ہی گھونٹ بھرا اس کی زبان کو کرنٹ جیسا محسوس ہوا۔

مرھا نے کافی میں ڈھیر سارا نمک اور کالی مرچ ملا دیں تھی۔

باسط کی دلخراش چیخ نکلی۔

۔۔نمک مرچ آف۔۔اس کا منہ جل تھا

وہ سب کبھی میں مرہا اور کبھی باسط کو دیکھ رہے تھے

وہ شرمندہ سی ہنسی ہنس رہی تھی

۔۔تم نے میرے ساتھ پرینک کیا۔باسط غصے سے بولو

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

۔اصل میں سر میری پرانی عادت ہے ادھار نہ رکھنے کی ۔ میں ہاتھ کے ہاتھ ہی حساب بے باک کرنے کی عادی ہوں ۔

مرھا کی اس بات پر سب کے قہقہے بلند ہوئے
وہ جی دار لڑکی تھی ۔ یہ بات وہ ثابت کر چکی تھی
18
مرھا کے پیپرز تو بہت اچھے ہوئے تھے مگر رزلٹ کے لئے اس سے کل تک کا ویٹ نہیں ہونا تھا ۔ وہ ڈپریشن فیل کرنے لگتی تھی ۔ ڈپریشن سے بچنے کے لیے چاکلیٹ کھاتی تھی ۔
عمر نے اس کو چاکلیٹس باکس گفٹ کیا ۔ وہ اس کی اس عادت سے واقف تھا ۔

مستجاب نے اس کو کوئی تیسری بار چاکلیٹ کھاتے دیکھا ۔ ۔

۔ ۔ آج تم کیا چوکلیٹ ڈے منا رہی ہو ؟

۔۔ نہیں سر ویسے ہی تھوڑا سٹریس فیل کر رہی تھی

کس بات کا سٹریس ؟

۔۔۔ میرا رزلٹ ہے کل ۔

تو کیا تمہارے پیپر اچھی نہیں ہوئے ۔

۔۔ نہیں سر بس رزلٹ تک کا ویٹ کرنا مشکل لگتا ہے ۔

تمہارے پچھلے سمسٹر کے گریڈ اچھے ہیں اس بار بھی جی پی اے اچھی ہی آئے گی فکر مت کرو۔ بلکہ بیٹ لگا لو میرے ساتھ اس بار بھی تم ہی ٹاپ کرو گی ۔ اور اگر میں جیتا تو تم فوراً مجھے کال کر کے اپنا رزلٹ بتاؤ گی ۔۔ وہ اس کو ایک سمائل دیتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا

کیا ان کو میرے گریڈز تک یاد ہیں۔ یہ بات اس کو کڑی دھوپ سے نکال کر چھاؤں میں کھڑا کر گئی تھی

\- -

۔۔امی میرے لیے دعا کیجئے گا آج میرا رزلٹ ہے۔ صبح ناشتہ کرنے کے بعد وہ فوراً اماں سے دعا کی سفارش کرنے لگی۔

۔۔فکر نہیں کرو بیٹا اللہ پاک کامیاب کریں گے۔

وہ دعائیں لیتی یونیورسٹی تیرے لیے نکل گئی۔ پہنچتے ہیں سب سے پہلے نوٹس بورڈ کی طرف بڑھی سٹوڈنٹس کا جمگھٹا دیکھتے اس کا دل گھبرایا۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی شیزا اور عمر بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے

۔۔بہت بہت مبارک ہو۔ ہر بار کی طرح اب بھی تم نے ٹاپ کیا ہے۔

۔۔کیا۔۔۔یاہوووووووووووووووووووووووو

www.urdunovelsmania.com

اس نے فوراً اپنا موبائل بیگ سے نکالا اور میسج ٹائپ کیا آپ جیت گئے

- - - - -

مستجاب کو اپنے رزلٹ کی بھی اتنی فکر شاید نہ ہوئی تھی کل سے جتنی دفعہ اس نے مرحا کے لئے دعا کی تھی۔ وہ باقاعدگی سے نماز اور قرآن پڑھتا تھا۔ اپنی تمام تر تکلیفوں کا حل مانگتا تھا۔

میسج پڑھتے ہیں اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

Treat لکھا اور سینڈ کر دیا۔ اس نے

جواب موصول Sure

آج اسے آفس پہنچنے کی بہت جلدی تھی

- - - - - - - - -

مرحا نے آفس آنے سے پہلے بیکری سے براؤنیز خرید لی تھی۔

اس نے براونیز پیک مستجاب کے ٹیبل پر رکھا۔۔

www.urdunovelsmania.com

youhavebeenspportivethroughthisdifficulttime. Youmaynotrealrealizewhatablessingyouhavebeen. thankyou

اس نے سٹکی نوٹس سے ایک بیج الگ کیا اور مسکراتا ہوئا سٹیکر بنا کر تحریر لکھی۔ اور براو نیز کے پیک پر چسپاں کر دیا۔

جیسے ہی اپنے بینچ پر آئی۔

سسٹم کی سکرین آن کی۔ بیک گراؤنڈ میں خوبصورت آتش بازی ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے لیٹرز میں لکھا تھا congratesfor the.winner

اس نے جیسے ہی ڈراز کھولا۔۔ ایک بہت بڑی چاکلیٹ پڑی تھی۔

اس نے چاکلیٹ اٹھا کے بیگ میں رکھی

۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

مستجاب جیسے ہی اپنی ٹیبل پر پہنچا اس نے وہ نوٹ پڑھا۔ خوشی کی لہر نے اس کے پورے جسم کو سیراب کیا

اس نے براؤنیز کھانی شروع کی ایک نہیں دو نہیں تین نہیں چار۔

وہ کبھی میٹھے کا شوقین نہیں تھا۔ البتہ کھیر اس کی فیورٹ تھی ماں کے ہاتھ کی کھیر۔ اسے کھیر پھر کبھی نہیں ملی تھی

مگر آج وہ براونیز کھاتے ہیں جا رہا تھا۔۔۔

آج ہفتہ کا دن تھا۔ مطلب چھٹی تھی اب وہ دو دن اپنے چاند کو نہیں دیکھ سکے گا۔ صبح اٹھتے ہیں اس کے دماغ میں پہلا خیال آیا

وہ افسردہ ہو گیا

اس نے اپنے موبائل کا فوٹو فولڈر اوپن کیا۔ وہاں اس اس کی جندجان کی بہت سی تصویریں موجود تھیں۔ جو گلاس وال کے پار سے بنایا کرتا تھا۔

اس نے واٹس ایپ آن کیا اور گڈ مارننگ کا سٹیکر بھیج دیا

کچھ لمحوں کے بعد اسٹیکر وصول ہوا جزاک اللہ خیر آپ کا دن اچھا گزرے۔

۔ آمین آپ کا بھی دن اچھا گزرے ۔ ۔ رپلائی بھیج دیا گیا

بہت تاخیر کے بعد بھی جب آپ موصول نہ ہوا ۔ وہ اٹھا فریش ہونے کے لئے باتھ روم چلا گیا ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور کتنی دیر سونا ہے ۔ اتنا نہیں کرتی چھٹی کے دن ماں کی مدد کرتے ہڈیاں گل گئ میری کام کرتے کرتے ۔ باپ بیٹی کی عیش پرستی ختم ہی نہیں ہوتی ۔ ۔ ۔

وہ جو فجر پڑھ کے سوئی تھی ماں کی آواز پر وہ اٹھی ۔ فریش ہو کر کچن میں گئی ناشتہ کیا ۔ گھر کی صفائی میں جت گئی ۔ یہ واحد کام تھا جو وہ آٹھ دن کے بعد کرتی تھی ۔

دو بجے کے قریب وہ فری ہوئی ظہر کی نماز پڑھ کہ وہ ایک بار پھر لیٹ گئی ۔

فون پر آتی ہوئی کال پر اس کا چہرہ بلش کرنے لگا ۔

۔ ۔ اسلام علیکم ۔ ۔ دھیرے سے کہا

۔ ۔ وعلیکم السلام ۔ ۔ ۔ ۔ مقابل کی آواز بھاری اور پر وقار تھی

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

۔۔ کیا کر رہی تھی۔ میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا؟

۔۔ نہیں سر میں فری تھی بس۔ آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔ گھبراہٹ کے مارے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بات کرے۔

۔۔ ہاں وہ میں نے براونیز کے شکریہ کے لئے فون کیا تھا۔ دوبارہ موقع ہی نہ مل سکا کہ شکریہ کہوں۔۔ وہ تحریر ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھی وہ اس انگلش میں لکھے گئے نوٹ کو کوئی سو بار سے زائد پڑھ چکا ہے

۔۔ نہیں سر شکریہ کی کیا بات بیٹ آپ جیت گئے تو ٹریٹ بنتی تھی۔
مزید بات کرنے کے لیے کوئی بہانہ نہ مل رہا تھا وہ اس سے اس کے والدین بہن بھائیوں دوستوں وغیرہ کا پوچھنے لگا
وہ ہر سوال کا صحیح سہی جواب دیتی گی۔
اس کے خواب مشغلے پسند ناپسند فیورٹ ایکٹر سنگر پلیر وہ سب کچھ پوچھ رہا تھا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

۔۔ سر مجھے راپنزل کریکٹر بہت پسند ہے۔

اچھا وہ کیا ہے۔۔۔ جانتے ہوئے بھی وہ بات لمبی کرنا چاہتا تھا
اس نے اس لمبے بالوں والی لڑکی کی تمام کہانی سنائی۔۔

۔۔ اچھی کہانی ہے۔ اگر میں چاہتا ہوں میری بیٹی کوئی اینیمیٹڈ کریکٹر نہیں۔ بلکہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فالو کرے۔۔

مرھا کے دل میں اس کے لئے بہت احترام پیدا ہوا۔

کال شاید ابھی بھی جاری ہوتی اگر گھنٹہ پورا ہو جانے پر آٹومیٹک ڈراپ نہ ہوتی۔
اب ان میں سرد دیوار آہستہ آہستہ گر رہی تھی نئی امنگیں کھلنے لگی تھی۔ جذبات کے شگوفے پھوٹنے لگے تھے

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

امیرِ ڈھڑکن! تم اپنی پلکوں کی جھالر خوب لہرایا کرو تاکہ جگنوؤں کے کے گماں ٹوٹ سکیں' انہیں اس خام خیالی سے چھٹکارا مل سکے کہ دنیا میں خوبصورت روشنی ان کے پاس نہیں بلکہ 'تمہاری آنکھوں میں ہے

لکھا تھا۔ M مرحا کو اپنے واٹس ایپ سٹیٹس پر مستجاب کییہ تحریر نظر آئی۔ کیپشن میں اس نے اس تحریر کو خوشدلی سے پڑا اور سکرین شاٹ لے کر محفوظ کرلیا۔۔

خوشیوں کو شاید پر لگ گئے تھے۔ ہوا میں اڑتی پھرتی محسوس ہوتی تھی۔ مگر ایک عقاب کی گہری نظر ان خوشیوں کے پرندوں پر تھی

مستجاب اور وہ ایک پہاڑ کی خوبصورت چوٹی پر موجود تھے۔ ہر طرف رنگا رنگ پھول تھے۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے قدم قدم اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ اچانک سے اس کا پیر پھسلا اور وہ پہاڑ سے نیچے کھائی میں گر گئی۔ مستجاب ایک چیخ کے ساتھ خواب سے اٹھا۔ اس نے خود کو روتا ہوا محسوس کیا۔ وہ اٹھا اس نے وضو کیا۔ اللہ کی لاڈلی نماز 'تہجد' پڑھی اور اس خوف سے اللہ کی پناہ مانگیں۔

سب کے جانے کے بعد ایک مرحا ہی تھی جو اس کی زندگی میں آخری خوشی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صبح کیب کی ویٹ میں سڑک کنارے کھڑی تھی۔ بلیک بی ایم ڈبلیو اس کے پاس کھڑی ہوی

اس نے جھانک کے دیکھا تو پچھلی سیٹ پر کاشف صاحب براجمان تھے۔

۔۔بہادر لڑکی کیسی ہو؟ کہاں جا رہی ہو صبح صبح؟

۔۔جی سر میں ٹھیک ہوں۔ یونیورسٹی کے لیے کیب کا ویٹ کر رہی ہوں۔

۔۔آجاؤ میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔

۔۔نہیں سر۔۔

اس سے پہلے کہ وہ منع کرتی کاشف صاحب اترے ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گے۔ اور اسے پچھلی سیٹ کی طرف اشارہ کرنے لگے

www.urdunovelsmania.com

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی میں سوار ہوگئی۔ یہ شاید اس کی زندگی کی پہلی اور آخری غلطی ہونے والی تھی

گاڑی سڑک پر بھاگتی جارہی تھی۔ وہ ادھر ادھر کی باتوں میں اسے الجھا رہا تھا اس نے اچانک خالی سڑک پار کر اس کے منہ پے ایک سپرے چھڑک دی۔ کچھ لمحوں میں وہ ہوش کی دنیا سے منقطع ہوگی۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک بند کمرے میں محسوس کیا۔ دور سے آتی روشنی اس کمرے کے کچھ حصے کو روشن کررہی تھی۔ ڈر کے مارے چیخ اس کے حلق میں پھنس گی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اس کمرے میں اس کے علاوہ کچھ اور لڑکیاں بھی موجود تھی۔ وہ ابھی ہوش کی دنیا سے بیگانہ تھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی آنٹی پر مسز اسلام نے فون اٹھایا۔

میں مرحا کے آفس سے بات کر رہا ہوں ان سے بات کروا دیں وہ فون اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔۔

20

نہیں بیٹا وہ صبح یونیورسٹی کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔ مسز اسلام نے نرمی سے جواب دیا

مگر آنٹی اس کا فون آف ہے۔۔۔

آپ مجھے اس کی کسی دوست وغیرہ کا نمبر دے دیں۔مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

مستجاب خوف کی وجہ سے کافی پریشان تھا کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھیں۔

مسز اسلام نے اسے شیزا کا نمبر دیا۔

شزانہ نے پہلی بیل پر کال نہیں اٹھائی۔کلاس اس کے دوران وہ کال پک نہیں سکتی تھی۔

تیرھویں بیل کے بعد کال رسیو کر لی گی۔

۔۔میں سٹی ہب سے بات کر رہا ہوں۔مجھے مرحا سے بات کرنی ہے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ سلام دعا سے عاری لہجہ شزا کو کافی روڈ لگا۔۔۔

۔۔وہ تو آج یونیورسٹی نہیں آئی۔آپ اس کے گھر کال کر سکتے ہیں۔۔۔اتنی سی بات سنا کے کھٹاک سے فون بند کر دیا گیا

۔۔۔گھر والے کہتے یونیورسٹی گئی ہے یونیورسٹی والے کہتے ہیں گھر سے پوچھو۔۔۔
مستجاب نے جھنجھلا کہ میز پر ہاتھ مارا۔

آفس کا دروازہ کھلا اور باسط نے جو انکشاف کیا تھا وہ اس کے خواب کو حقیقت دینے میں تقریبا مکمل تھا۔

۔۔بازل نے بتایا ہے کاشی نے صبح اک لڑکی اگوا کی ہے۔کل شام سات بجے وہ ان تمام لڑکیوں کو بیرونِ ملک سمگل کر دے گا۔

www.urdunovelsmania.com

وہ لڑکی کوئی اور مرہا ہے۔اس نے اتنی آہستگی سے کہا کہ باسط نے صرف مرحا سنا۔

۔۔مرحا کیا ہے؟

۔۔کاشی نے مرحا کو اغوا کرلیا۔اس بار وہ دھاڑا تھا۔۔۔

باسط کو لگا کہ کسی نے اس کے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا ہو۔

مستجات اپنے حواس میں نہیں تھا۔اس نے آفس کا تہس نہس کرنا شروع کردیا تھا۔۔وہ بے بسی میں ایسا ہی بے قابو ہوتا تھا۔اپنے آس پاس ہر چیز کو تڑامیل کرنے کی کوشش کرتا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چھ اب سٹی ہب موجود تھے۔ان کو کاشی کے خلاف کچھ سولڈ منصوبہ بنانا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

بازل نے کاشی کے موبائل میں چپ لگائی تھی۔ وہ تمام کالز ٹیپ کر چکے تھے مگر کسی کال میں بھی مرہانامی لڑکی کا ذکر نہ ہوا تھا۔۔ یہ سہی وقت قیامت بن کے گزر رہا تھا۔۔۔۔

۔۔وہ اسے مار دے گا۔ وہ مجھے نہیں ملے گی۔ میں جس سے محبت کرتا ہوں وہ میرے پاس نہیں رہتا اسے چھین لیا جاتا ہے میرا باپ میری ماں مجھ سے چھین لی گئی۔ اینا۔۔! نہیں اس کو تو میری زندگی میں بھیجا ہی اس لیے تھا کہ مجھے تکلیف ملے۔۔۔۔
مستجاب تڑپ رہا تھا۔۔۔ وہ سے مار دے گا مجھے لاش بھی نہیں ملے گی اس کی۔۔

میجر نے اس کے کندھے پہ دھکا لگایا۔ جیسے اسے ہوش کی دنیا میں لانا چاہتا ہو۔
وہ ان کے کنگ ان کے ٹائیگر کی زندگی تھی۔ اور وہ اس زندگی کی حفاظت نہیں کر سکے تھے۔ ان کے جسموں میں سویاں بھر گئی تھی۔ ان سب کا پور پور دکھ رہا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

مرھا نے دروازہ پیٹنا شروع کیا۔ وہ چیخ رہی تھی تڑپ رہی تھی مدد کے لیے بلا رہی تھی۔۔
پھر دھڑام سے دروازہ کھلا۔
2122

عجیب و غریب حلیے کے دو مرد اندر آۓ۔چہروں سے خباثت ٹپک رہی تھی۔مرھا ان کو دیکھ کے ڈر کے پیچھے ہوئی۔۔۔

۔۔یہ آج کل مال کچھ زیادہ ہی خوبصورت آنا شروع ہوگیا۔۔۔ان میں سے ایک نے گندی زبان کھولی۔

۔۔اوے شوکی ایسا نہ بول اس پہ سیٹھ کی خاص نظر ہے۔وہ تو اس کو سمگل بھی نہیں کر رہا۔۔۔

۔۔باس کے بھی ویسے صحیح والے مزے ہیں۔ہر دو تین مہینے بعد کوئی نیا ہی نہ نگینہ ڈھونڈ لیتا ہے۔۔

مرھا کو لگا جیسے اس کے کانوں میں کسی نے گرم گرم ویکس انڈیل دیا ہو۔

اتنے میں دروازہ ایک بار پھر کھلا اور کاشی اندر داخل ہوا۔

توہوش آگیا بہادر لڑکی کو۔ڈر تو نہیں لگ رہا نہ۔۔۔وہ اس کا چہرہ چھوتے ہوئے بولا

اس نے ایک جھٹکے سے اس کا گندہ ہاتھ جھٹک دیا۔

www.urdunovelsmania.com

ارے اسی ہاتھ سے تو تم اوٹوگراف مانگ رہی تھی۔۔۔

۔۔ تمہیں شرم آنی چاہیے۔ تم ایک سمگلر ہو۔ یہ کچھ اگر تمہاری اپنی ماں بیٹی بہن کے ساتھ ہو۔۔۔۔

مرحا کی بات ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی اس نے ایک تھپڑ اس کے نازک سے چہرے پہ پڑا ۔

نازک سی لڑکی کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

وہ پیچھے دیوار کے ساتھ جا کے ٹکرائی۔

23

مرحا کے گلے پر اس کے ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔ اس کی رگیں درد سے پھٹنے لگی۔ وہ ماہی بے آب تڑپ رہی تھی

تم دو ٹکے کی لڑکی !تمہاری اتنی جرت کے تم میری ماں بہن کا نام لو۔

ڈالو اس کو میری گاڑی میں۔ اس کو کرواتا ہوں ذرا اپنے بیڈروم کی سیر۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کاشی نے پاس کھڑے شوکی کو اشارہ کیا۔

یہ وہ لمحہ تھا جب مرحا نے اپنی موت کو اپنے سامنے دیکھا

اس کے منہ پر ٹیپ لگا دی گئی تھی۔ اسکی آہو بقا نہ سن سکے کوئی۔ اس کے ہاتھوں کو کمر کے پیچھے باندھ دیا گیا تھا۔
کاشی اسے بے جان شے کی طرح گھسیٹنے لگا۔
ہاتھ جکڑ لئے گئے تھے۔ مزاحمت کیسے کرتی
زبان پہ تالے پڑ گئے تھے۔ اس کی چیخیں اس کے اپنے ہی گلے میں دم گھٹ کر مرنے لگیں
گھسیٹنے والا اس کو جیسے کانٹوں پر گھسیٹ رہا تھا۔
اس نے جھک کر زمین کو دیکھا۔ مگر زمین ہموار تھی۔ پھٹ تو نہیں رہی تھی۔ ورنہ وہ اس میں سما جاتی
اس نے پوری طاقت سے پوری آنکھیں کھول کے دور اندھیرے میں کہیں اوپر آسمان کو دیکھا مگر پو بھی قائم دائم تھا۔ گرنے کے آثار تو کہیں سے نہ لگتے تھے۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اندھیرا بڑھتا جارہاتھا۔ ہر طرف سکوت تھا۔ گہرا سکوت، موت کا سکوت

اسی بوری بندلاش کی صورت گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پھینک دیا گیا۔ آنسو کی باعث اس کی آنکھیں سوج گئی تھی۔ گورے گال پر بھاری ہاتھ کا نشان اور بھی گہرا ہو گیا تھا۔
اس کی دامن پر گرنے والے اس کے اپنے آنسو اس کو انگاروں کی مانند محسوس ہو رہے تھے۔

اچانک سے اسے ایک مدھم سا خیال پوری شدت سے آیا۔ جب اس کے کسی کزن نے اسے سوئمنگ پول میں پھینک دیا تھا
وہ پانی میں غوطے کھا رہی تھی۔ پانی حلق سے معدے تک بھر گیا تھا۔ تب بھی وہ ایسے ہی تڑپ رہی تھی۔ اپنے ماں کو باپ کو بلا رہی تھی۔ وہ آ بھی گئے تھے انہوں نے اسے موت کے منہ سے نکال بھی لیا تھا۔
مگر اب وہ نہیں پہنچ پا رہے تھے اب کون اسے موت کے منہ سے نکالے گا۔ ؟
اس نے ماں کو آوازیں دیں ماں نہیں آئی
پھر اس نے بابا کو پکارا بابا بھی نہیں آئے نا والے تھے

اسے مستجاب یاد آیا جو اس کے ہاتھ پر گرم کافی گرنے سے کتنا پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے مستجاب کہا۔ کئی بار کہا۔۔ مگر کوئی نہ آیا۔۔۔

اتنی دیر میں کاشی اپنے ملازموں کو ہدایت دیتا ہوا گاڑی میں بیٹھا۔

۔۔ میری جان بس تھوڑا اور صبر کرو۔ پھر تمہیں اپنی زندگی جہنم سے بھی زیادہ بری لگنے لگے گی۔Trustme

وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔۔ مگر منہ پر ٹیپ تھی

۔۔ اچھا اچھا بولو اب۔۔ اس نے بے دردی سے ٹیپ کو کھینچ کر اس کے ہونٹوں سے علیحدہ کیا

۔۔ مجھے موت دے دو۔ کیوں کہ اگر مجھے ذرا بھی موقع ملا تم میں تمہیں ماردوں گی۔۔۔

۔۔ رسی جل گئی مگر بل نہ گیا۔۔ اسی ادا پہ تو میں تمہیں بہادر لڑکی کہتا ہوں۔ میری جان مجھے تم جیسی لڑکیاں ہی تو پسند ہیں۔ ڈیرنگ بہادر اور خوبصورت!

www.urdunovelsmania.com

۔۔اپنی بکواس بند کرو۔ تم نے ابھی بہادری دیکھی نہیں۔

۔۔اچھا کیا کرلوں گی زیادہ سے زیادہ۔۔بلیوں کی طرح پنجے ماروں گی نا۔۔۔اس کا نام نخوست سے بھرا قہقہ کھا گونجا
اچھا چلو بتاؤ کیا کروں گی؟

۔۔میں!میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی۔

۔۔اچھا اتنی ہمت ہے۔چلو شاباش کود کے دکھاؤ۔۔کاشی نے فٹ سے دروازے سے لاک ہٹائے۔اس کے اوپر جھک کے سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔اس کو اس کھیل میں مزہ آ رہا تھا۔شاید نہیں جانتا تھا لڑکیوں کو زندگی سے زیادہ عزت عزیز ہوتی ہے۔

مرہا چلتی گاڑی سے کود گی۔بل کھاتی ہوئی سڑک سے دور کچے پہ جا گری۔

اس سے پہلے کے کاشی نیچے اترتا۔ ڈرائیور کی آواز آئی

سیٹھ پینتھر آ گئے۔

سیٹھ نے گبھرا کے پیچھے دیکھا۔ تین ہیوی بائیکس ایک بلیک مرسڈیز اور ایک پولیس کی گاڑی ان کے تعاقب میں تھی۔

24

کاشی کو فلحال اپنی جان بچانا تھی۔ تو وہ بھاگ نکلا۔

مرحا گرنے کے بعد بیہوش ہو گئی تھی۔ پانچ فرشتے اس کے سر پہ کھڑے تھے۔ چھٹا فرشتہ باقی پولیس نفری کے ساتھ کاشی کے تعاقب میں تھا۔ وہ مرحا کے لئے فرشتہ ہی ثابت ہوئے تھے۔

مستجاب دوڑ کے اس کی طرف بھاگا۔ جان کہاں بچی تھی اس میں۔ صبح کا بھوکا پیاسا تڑپ رہا تھا۔ لڑکھڑا کر گر پڑا گھٹنے چل گئے تھے۔ مگر وہ ایک بار پھر اٹھا اور بھاگا۔ اس کی حیات اس کے سامنے تھی۔ اس کا سر اٹھا کے اپنی گود میں رکھا۔ پاگلوں کی طرح اس کے نام کی دہائی دے رہا تھا

www.urdunovelsmania.com

۔۔دیکھومیں نے کہا تھا یہ بھی مجھے چھوڑ کے چلی جائے گی۔دیکھو چلی گئی۔

عقیل مرحا کے بندے ہاتھ کھول رہا تھا۔اس نے قرب سے مستجاب کو دیکھا

جنید نہیں آگے بڑھ کے اس کی نبض چیک کی۔نبض بہت مدہم چل رہی تھی۔

۔۔ٹائیگر گرل ٹھیک ہے۔ہمیں ہاسپٹل جانا چاہیے

مستجاب نے پاگلوں کی طرح اپنے حصار میں مرحا کو بھینچ رکھا تھا۔جنید کی بات سن کر ہوش میں آیا۔اس نے فوراً مرحا کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون پر مرحا کے گھر کا نمبر دیکھ کر شزا نے فون اٹھایا

۔۔ بیٹا مرحا فون نہیں اٹھا رہی۔ کافی رات ہو گئی ہے گھر بھی نہیں پہنچی۔۔۔ مسز اسلام پریشان کافی پریشان تھی

۔۔ جی آنٹی سوری مجھے یاد نہیں رہا آپ کو بتانے کا۔ اس کے آفس میں کوئی پارٹی ہے وہ دیر سے فری ہو گی۔ اس کا موبائل تو صبح سے ہی خراب ہے۔ اس نے کہا تھا کہ میں آپ کو انفارم کر دوں۔ مگر مجھے معاف کر دیں میں بھول گئی۔

۔۔ اچھا تو کب تک گھر آئے گی؟۔ اس کے پاپا سے کہتی ہو کہ وہ اسے پک کر لیں۔ عشاء ٹائم کہاں سے کیب ملے گی؟

۔۔ نہیں آنٹی میں اسے لینے جا رہی ہوں وہ رات ہاسٹل میں میرے ساتھ رکے گی۔ وہ ہمارا ہوسٹل میں آج سب فرینڈز کا پارٹی کا موڈ تھا۔

شیز اسے جتنے بہانے بن پا رہے تھے وہ بنا رہی تھی۔

۔۔ ٹھیک ہے بیٹا۔ وہ جیسے ہی تمہارے پاس آئے میری بات کروانا۔ میں اور اس کے بابا بہت پریشان ہیں۔

۔۔ ٹھیک ہے آنٹی آپ سو جائے گا پریشان نہ ہوں۔ ہم پہلے بھی تو ایسے پارٹی کرتے ہی ہیں۔

۔۔ جی بیٹا بس آپ ایک بار بات کروا دینا۔
ماں تھی نا اولاد کو لگنے والی خراش بھی ماں کے دل سے ہو کر جاتی ہے۔ ان کا دل تو آج صبح سے ہی بے چین تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرہا ہسپتال کے بیڈ پر آدھ موئی سی لیٹی تھی۔ دائیں ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی۔ اس کے سلکی بال الجھے ہوئے تھے۔ ان میں مٹی اور تنکے پھنسے ہوے تھے۔ کندھے سے قمیض بھی تھوڑی سی پھٹ گئی تھی۔ گال پر انگلیوں کا نشان ابھی باقی تھا۔ نرم گداز ہاتھوں پر رسی باندھنے سے نیلے نشان پڑ گئے تھے۔ اس کی حالت قابل رحم تھی۔ کمر پر کافی خراشیں آئی تھی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کوہنی رگڑی گئی تھی۔ بازو بھی ذرا فریکچر ہوا تھا۔۔۔ ڈاکٹرز کے مطابق وہ کافی صدمے میں ہے۔

وہ بیہوشی میں بھی مسلسل چیخ رہی تھی۔

۔۔ ماما پاپا مجھے بچا لیں۔ مستجاب آجاؤ۔۔

پاس ہی کھڑا مستجاب اپنے نام کی پکار پر ایک قدم اس کے قریب ہوا۔

۔۔ مستجاب کی جان بھی قربان ہو جائے تم پر مرحا۔ دیکھو میں آگیا ہوں۔ میں نے بچا لیا تمہیں۔ میں دیر سے پہنچا مجھے معاف کردو۔

مستجاب اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے اس کے پاس بیٹھا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اٹھو میرے سے لڑو مجھے گالیاں یا دو مجھے مارو۔ مجھے سزا دو میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا۔ مگر آنکھیں کھولو۔

تم مستجاب کا قلب ہو۔ تمہارے دل کی دھڑکن مستجاب کے قلب کو روانی دیتی ہے۔
آنکھیں کھول کے مجھے دیکھو۔ تمہاری آنکھیں مجھے بصارت دیتی ہیں۔ میں تمہارے بغیر
دنیا نہیں دیکھنا چاہتا۔ آنکھیں کھولو ہمیں مستجاب مرحا کی کہانی مکمل کرنی ہے۔۔۔

اس کو دیکھ کے لگتا تھا وہ رویا نہیں ہے بلکہ ان آنکھوں نے آگ برسائی ہے وہ آگ
پورے شہر کو بھسم کر سکتی ہے۔ اس آگ نے ڈارک براؤن آنکھوں کو سرخ انگارا کر رکھا
تھا۔ پہلی بار اس نے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس کیا۔ اس ہوش و خرد سے بیگانہ وجود کے
پاس اس کو اپنا آپ نے نیم مردہ لگ رہا تھا۔ گھٹنوں پر رگڑ کی وجہ سے خون کی ہلکی سی بوند
نے خاکی پینٹ پہ دھبا لگا دیا تھا۔ اور اس کو کوئی درد محسوس نہیں ہوا تھا۔ کیا وہ انسان نہیں
رہا تھا؟ کیسے خود کو چھو کے تسلی کرنا چاہ رہا ہو۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اس نے ایک بار پھر مرحا کے ہاتھوں کو اپنے لمس میں لیا۔ جیسے خود کی چلتی سانسوں کو اس
میں ٹرانسفر کر رہا ہوں اس کے اپنے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دوسری طرف ٹھنڈے برف
ہاتھوں کی تاثیر ذرا گرم ہوئی تھی۔ جذبے ٹرانسفر ہوئے ہیں ثبوت مل گیا تھا

وہ بیہوشی میں بھی ڈر رہی تھی۔ اب سکون سے سو رہی تھی۔ دوسرا نیم مردہ وجود بھی اب آنکھیں موندرہاتھا۔ شاید مزید زندہ رہنے کی ہمت نہ بچی تھی۔
لبوں پہ تھوڑا سا ارتعاش آیا اس نے وہ لب مرحا کی روشن پیشانی پہ رکھے۔
یہی وہ لمحہ تھا جب روح پھونک دی گئی تھی۔۔ مقابل نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

مستجاب نام کی پکار کا نقارہ بجا۔ اس نے سر اٹھا کے دیکھا اسے سورہ یوسف پر یقین آگیا تھا

.بیمار صحت یاب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔
کھوئے ہوئے مل جاتے ہیں۔۔۔۔
اللہ کے حکم سے
اس کی نمازیں رائیگاں نہیں گئی تھی۔ اس نے قرآن کو تھاما تھا۔ تو قرآن نے بھی اس کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔
25
کاش میں اس رب کو اپنی جان کا نذرانہ دے سکتا۔ جس نے میری جان کی جان بخشی ہے
۔

اس نے مرحا کے چہروں کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

اس نے پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے اپنی محبت کو اجڑے حالوں میں دیکھا۔ وہ اپنی تکلیف بھول گئی۔

آپ! کیا ہوا ہے آپ کو۔ آپ ٹھیک ہے نہ۔ آپ کی آنکھیں۔ آپ کا چہرہ۔ آپ روئیں ہیں نا؟

مرحا اپنے زخمی ہاتھ مستجاب کے بنجر سے چہرے کی طرف لے کے گئی۔
یہی تو عشق کی انتہا ہے اپنے خسارے بھول جاتے ہیں۔ جب اپنی جان کا حاکم تکلیف میں ہو۔

۔۔ میں ٹھیک ہوں۔ تم ٹھیک ہو نا تمہیں درد تو نہیں ہو رہا۔ میں اس خبیث کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے تمہیں نہیں میری روح کو زخم دیے ہیں۔
وہ ایک بار پھر اس کی پیشانی پر مہر ثبت کر رہا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

وہ اپنی محبت کے نقش کو چور آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ دل عجب لے پر دھڑک رہا تھا۔

دونوں فریقوں کی سانسیں اکھڑی ہوئی تھی۔ مگر عشق کے منتر نے دونوں کی زندگی کو جلترنگ کر دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

توبہ توبہ زمانے سے تو شرم نام کی چیز ہی اٹھ گئی ہے۔۔۔۔

محبت کے پرندے دنیا کی موجودگی سے بے خبر تھے۔

باسط کانوں کو ہاتھ لگاتا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کمرے میں موجود تمام لوگ نرس سمیت نم آنکھوں سے

26

نم آنکھوں سے مسکرا رہے تھے۔

مستجاب ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔ مرھا پشیمان سے مسکرائی۔

گڑیا اب ٹھیک ہو نا۔ عقیل صاحب نے نرمی سے پوچھا

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

مرحا نے اثبات میں سر ہلایا

۔۔گل اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو ہم کبھی اپنے آپ کو معاف نہ کرتے۔۔بازل نے کہا

۔۔شکریہ سر۔۔
لڑکی سر نہیں بھائی کہو۔

وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

۔۔میرا کوئی بھائی نہیں ہے میری فرینڈز اپنے بھائیوں کے کارنامے سناتی تھی۔میری بہت وش تھی کہ میرا کوئی بھائی ہوتا۔اور دیکھیں آج اللہ نے مجھے اتنے سارے بھائی دیدئے۔

۔۔جی اور وہ بھی چھ چھ بھائی۔باسط شرارت سے کہاں باز رہنے والا تھا
مستجاب نے گھور کے دیکھا۔

۔۔سوری سوری 5 کاونٹ کرنے میں غلطی ہوگئ تھی۔ میرا اینتھ ذرب ویک ہے۔۔باسط نے کان کھجایا۔

۔۔میرے ماما بابا کو بتایا وہ بہت پریشان ہوں گے۔
مرحا کو اچانک خیال

۔۔شزا کو سمجھا دیا تھا اس نے معاملہ سنبھال لیا۔ تم ابھی شیزا کے ساتھ اس کے ہوسٹل میں ہو۔ عقیل صاحب نے تسلی دی

۔۔چلو اب گرل ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں۔ ذیشان سے اپ ڈیٹ بھی لینی ہے۔ بازل کھڑا ہوا

www.urdunovelsmania.com

۔۔ہاں،میں نے بھی اپنی نائٹ شفٹ کروالی ہے۔ضرورت ہوئی تو میں ادھر ہی ہوں۔

جنید نے کہا

۔۔اور میں صبح آتے ہوئے ناشتہ لے آوٴں گا۔اور بھی کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بتانا۔

باسط بولا

باری باری وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔کاشی کو انجام تک پہنچانے کا منصوبہ مزید مضبوط کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔

لیٹی رہو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔

مستجاب فکرمند ہوا

۔۔میری کمر میں درد ہو رہا ہے۔میں تھک گی ہوں۔

مستجاب نے اسے بٹھانے میں مدد کی۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

ہسپتال کا باریک سا تکیہ مرھا کو آرام دہ نہ لگا

مستجاب اٹھا اور مرہا کے پیچھے بیٹھا

مرھا کی ٹیک اپنے بائیں کندھے سے لگوا دی۔

وہ حیران ہوی۔

مستجاب اس کے الجھے بالوں کو دیکھنے لگا۔

ایک ایک کر کے اس کے بالوں میں پھنسے تنکے نکال رہا تھا۔

مرھا کو ایک بار پھر وہ اذیت یاد آئی چھوٹا سا آنسو اُس کی آنکھ سے بہہ نکلا۔

مستجاب نے ایک بازو اس کے گرد حمائل کی۔

۔۔وعدہ کرتا ہوں اس کو موت کے منہ میں پہنچا کر دم لونگا۔ تمہاری حفاظت اپنی جان سے زیادہ کروں گا۔۔

اس نے تشکر سے آنکھیں بند کیں۔

www.urdunovelsmania.com

کھل کے اقرار نہیں ہوا تھا اگرچہ انکار بھی نہیں ہوا تھا۔ جذبوں کو الفاظ کی ضرورت نہیں تھی۔

کچھ دیر بعد مرحا اس کے کندھے پر ہی اونگنے لگی وہ کئی گھنٹے ایسے ہی بیٹھا رہا اس کی سانسیں گنتا رہا اس کا لمس محسوس کرتا رہا۔ کچھ بے باک سی لٹیں اس کے چہرے پہ آجاتی۔ وہ ان کو اس کے خوبصورت کان میں اٹکا دیتا۔ وہ پھر گرجاتی وہ پھر ان کو پیچھے کان میں ڈال دیتا۔ وہ اس کے بالوں سے آنکھ مچولی کھیلتا رہا۔ اس کی زلفیں خود کو شاید اس کے لمس کا عادی بنا رہی تھی۔

اس کے الجھے ہوئے بال گردن کے پچھلے حصے میں موجود زخموں کو تکلیف دے رہے تھے۔ وہ بار بار گردن کھجاتی۔

مستجاب صبح سے آپی سوٹ میں ملبوس تھا۔ کوٹ تو نہ جانے کہاں گر گیا تھا۔ ڈھیلی سی ٹائی گردن میں جھول رہی تھی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اس نے گردن سے ٹائی نکالی۔ اور میں رہا کے بال گرہ میں باندھ دیے۔ وہ اس کے بالوں کو بھی اجازت نہیں دے سکتا تھا کہ وہ مرحا کو تنگ کریں۔

اس نے دو جگہ سے اس کے چھدوائے ہوئے کان کو دیکھا۔ سفید چھوٹا سا نگینہ چمک رہا تھا مستجاب نے اس کے کانوں کو چھوا۔

۔۔پاگل لڑکی کتنی تکلیف ہوئی ہوگی تمہیں۔ میں ہوتا تو تمہیں کبھی اجازت نہ دیتا۔ بس ایک بار کافی تھا نا۔۔۔

وہ اپنے ہی خیالوں کی بنتی میں کتنے پل گم رہا۔ اس کے بالوں کو سہلاتے لگا پیچھے گردن پر زخم کا نشان اس کے دل کو کاٹ گیا۔ میں اس کاشی حرام *چھوڑوں گا نہیں۔ تم موت کی بھیک مانگو نہیں ملے گی۔ موت تمہارے لیے تحفہ بن کے آئے گی۔۔ اس نے جیب سے موبائل نکالا عقیل کو میسج ٹائپ کیا۔ اسے کاشی کی اپڈیٹ لینی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے دن صبح اٹھتے ہی اس نے ماں سے بات کی۔ چھٹی شام تک مل جانی تھی

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

عمر اور شزا خبر سنتے ہی پہنچ گے تھے۔

۔۔تم ٹھیک ہو نا۔ ہم بہت پریشان تھے۔ پریشانی عمر کے چہرے پر واضح تھی

فکر نہیں کرو میں ٹھیک ہوں۔ وہ دھیمے سے بولی

ویسے ہسپتال والے تمہیں کیا کوئی وائٹنگ انجیکشن لگا رہے ہیں۔ بیڈ پر لیٹی اور بھی حسین لگ رہی۔۔

شروع ہوگی نہ تمہاری فلم۔

نہیں یار سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر بھوتنی جیسے بالوں پر نظر نہ پڑتی میں تمہیں ملکہ احسن کہنے والا تھا۔

شزا عمر کو تاسف سے دیکھ رہی تھی۔

دروازے پر اندر آتا مستجاب اس بات پہ وہی اٹک گیا۔ اس کی گرفت ہینڈل پر مضبوط ہوئی

۔۔شیزااس کی زبان بند کروالو یا پھر اسے یہاں سے نکال دو۔

اچھا بابا سوری۔ میں تو تمہیں انٹرٹین کر رہا تھا۔مجھے لگا تم یہاں بور ہو رہی ہوگی۔۔۔۔
میرے بغیر۔

عمر کے ایک آنکھ بند کرکے 'میرے بغیر' کہنے پر مرحا نے گھور کے اسے دیکھا۔

دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی تینوں نے مڑ کے پیچھے دیکھا۔ مستجاب کمرے میں داخل ہوا

۔۔اسلام علیکم۔

۔۔وعلیکم السلام۔ عمر نے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا
مستجاب نے نہ چاہتے ہوئے ہاتھ ملایا
یہ میرے کلاس فیلو ہیں۔ شزا اور عمر

www.urdunovelsmania.com

دیکھنے کا انداز ایسا تھا۔ جیسے کہہ رہی ہو بتا یا نہ ان کے بارے میں یہ وہی ہیں

مستجاب نے ایک ناگوار سی نظر میں عمر کو تولہ۔

۔۔انکل آنٹی کو نہیں آئے۔ عمر نے مستجاب کو اکیلے اندر آتا دیکھ کر پوچھا

۔۔نہیں وہ پریشان ہو جاتے۔ ویسے بھی شام تک ہم گھر چلے جائیں گے۔ مرحا نے کہا

اس کے 'ہم' کہنے پہ مستجاب نے اسے دیکھا۔ مطلب وہ اس سے ساتھ چلنے کو کہہ رہی تھی۔

اب کی بار عمر نے ناگوار نظر مستجاب پر ڈالی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے کلاس کا ٹائم ہے۔ شنزا نے عمر سے کہا

www.urdunovelsmania.com

نہیں تم جاؤ میں رکتا ہوں۔ مگر میں جاؤں گی کیسے مجھے ڈر آپ کون کرے گا۔ وہ جیسے نہیں چاہتی تھی کہ عمر وہاں رکے۔

وہ زبردستی اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

وہ مرحا کو خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے چلا گیا۔

27۔

نہیں آرہیں مجھے۔۔۔ مستجاب کو وہ لڑکا واقعی پسند نہیں آیا vibesاس لڑکے سے اچھی تھا

نہیں وہ برا نہیں ہے۔ بس اس کی بات کرنے کا اسٹائل کچھ عجیب ہے۔

۔۔ عجیب نہیں عجیب و غریب کہو۔۔۔

آپ میرے سامنے میرے دوستوں کو برا نہیں کہہ سکتے۔۔۔ اس نے پوری آنکھیں کھول کے مستجاب سے کہا

۔۔ٹھیک ہے یار۔ نہیں کہتا۔ مگر وہ لڑکا واقعی میں مجھے پسند نہیں آیا۔

۔۔آپ نہیں سمجھو گے۔

۔۔تم سمجھا دو نا؟ وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

۔۔ایسے نہیں کریں۔۔۔۔مرھا کے گال بلش کرنے لگے۔

۔۔میں تو کچھ نہیں کر رہا۔۔۔۔

آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

۔۔آپ اپنا چہرہ چھپا لیں۔ دیکھنے والے تو دیکھیں گے۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

بمجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کے اندر ایک لوفر۔۔۔۔۔

ایک دم اسے احساس کہ وہ کیا بولنے لگی تھی

۔۔تم مجھے لوفر کہنا چاہ رہی ہو؟ مستجاب نے غصیلا چہرہ بنانے کی ایکٹنگ کی

نہیں نہیں !وہ میرا مطلب تھا کہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔مرھا کوفی الوقت کوئی بات سوجھ نہیں رہی تھی

وہ، یہ، میں، تم۔۔۔اور پھر ہم دونوں۔۔وہ مزید آگے ہوا۔

۔۔اور پھر ہمارے دو۔۔۔۔۔۔۔باسط نے ڈھڑام سے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

یار ایک تو تمہاری رانجھا گری ختم نہیں ہوتی۔

۔۔تمھیں کس نے بلایا ہے۔جہاں دل کرتا ہے منہ اٹھا کر پہنچ جاتے ہو۔۔۔مستجاب نے ٹشو بوکس باسط کی طرف پھینکا

مرہا مسکرا رہی تھی۔اس نے چھوٹی چھوٹی جنگیں اب یہ ساری عمر دیکھنی تھی۔

باسط جنید سے اسکی ڈسچارج چارج سلیپ لیکر آیا تھا۔۔۔۔

باقی سب بھی آ رہے ہیں۔میجر کہہ رہا تھا وہ خود تمہارے ساتھ جائے گا گرل کو چھوڑنے۔ اس کے پیرنٹس کو سنبھالنا بھی مشکل ہو گا۔مگر وہ نہیں جانتے تھے اس گھر میں ایک بڑا انکشاف ان کے انتظار میں ہے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

28

گاڑی اسلام منزل کے آگے آ کر رکی۔مستجاب نے ایک نظر گھر کو دیکھا۔گھر زیادہ شاندار تو نہیں تھا گھر پُر آسائش اور دیکھنے میں خوبصورت ضرور تھا۔

مستجاب نے احتیاط سے مرہا کو گاڑی سے نیچے اتارا۔

عقیل صاحب نے گیٹ پر لگی بیل بجائی۔

اندر سے نکلنے والے انسان کو دیکھ کر عقیل اور مستجاب ساکن ہو گئے۔۔

وہ شخص کوئی اور نہیں مستجاب کے کھوئے ہوئے چچا اسلام غنی تھے۔

اسلام صاحب میں مرہا کو دیکھ کر گرتے گرتے بچے۔

۔۔کیا ہوا میرے بچی کو۔ تم تو ہوسٹل میں تھی نہ یہ چوٹ کہاں سے آئی؟ ان کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا

۔۔بابا وہ صبح ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا زیادہ چوٹیں نہیں آئی ہلکی سی خراشیں ہیں آپ فکر مند نہیں ہو۔۔

اتنے میں مسز اسلام مرحا کو دیکھتے ہوئے چیخیں

www.urdunovelsmania.com

۔۔کیا ہوا میری جان ؟ یہ سب چوٹیں زخم کیسے آئے ۔کل سے میرا دل گھبرا رہا تھا۔ میں کہہ رہی تھی ۔کچھ ہونے والا ہے ۔ مگر میری کسی نے نہیں سنی ۔۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں سے جھر جھر آنسو گر رہے تھے

۔۔ماما پلیز رویں نہیں دیکھیں میں بالکل ٹھیک ہوں ۔ صحیح سلامت ہوں ۔

عقیل صاحب نے مستجاب کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔
اس کے پیرنٹس کا حال دیکھو۔ پہلے ہی پریشان ہیں۔ ہمیں مل گئے ہیں نا ہم سب بتا دیں گے ۔ مگر صحیح وقت پر'

۔۔بیٹا یہ لوگ ۔۔۔!اسلام صاحب نے مرھا اس سے پوچھا

۔۔بابا یہ مستجاب ہیں ان کی کمپنی میں جاب کرتی ہوں ۔ یہ ان کے دوست ہیں۔

۔۔انہوں نے ہی مجھے ہاسپٹل پہنچایا اور مجھے بروقت ٹریٹمنٹ مل گیا اور میں زندہ سلامت گھر واپس آ گی۔ ورنہ شاید میں۔۔۔۔۔۔

۔۔وہ ابھی اس اذیت تکلیف کو بھولی نہیں تھی۔ سب سے پہلے وہ مزید بولتی۔۔ مستجاب نے معاملہ سنبھالا

۔۔سر یہ اچانک تیز چلتی گاڑی کے سامنے آ گئی تھی۔ شکر ہے کہ بریک لگ گئی۔

۔۔شکریہ بہت بہت بیٹا تم کسی نیکی کا صلہ ملے ہو ہمیں۔ ہماری ایک ہی بیٹی ہے۔ تم نے ہمارے خاندان کی خوشیاں بچالی۔ ورنہ ہم جیتے جی مرجاتے۔۔۔

۔۔نہیں انکل یہ تو میرا فرض تھا۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا۔۔

۔۔اب کوئی میرا خیال بھی کرے گا۔ بھئی مجھے چوٹ آئی ہیں آپ سب کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی مجھے بھی کوئی پکڑ کے کمرے تک لے جائے اب۔۔۔۔۔ مرحا اب مزید رونا دھونا نہیں دیکھ سکتی تھی

29

!آو بیٹا اندر آو۔ کچھ چائے پانی۔۔۔۔

۔۔نہیں نہیں انکل ہم ذرا جلدی میں ہیں۔ پھر کبھی لازمی آئیں گے انشاء اللہ

بہت اصرار پر بھی مستجاب نے اندر جانے سے معذرت کی۔ وہ اسلام منزل میں پورے وثوق اور تمام حقوق کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔

وہ ایک بھرپور نگاہ مرحا پر ڈال کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کی خوشی دیدنی تھی۔

۔۔میں جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کروں کم ہے۔ میری ماں کی خواہش پوری ہونے جا رہی ہے میرے باپ کا قرض اترنے والا ہے۔۔۔۔

۔۔دو دل بھی مکمل ہونے والے ہیں۔ عقیل نے مستجاب کی بات کاٹی

۔۔وہ میری کزن ہے۔ یہ اس سال کی سب سے بڑی خبر ہے۔مجھے کبھی زندگی نے اتنی خوشی نہیں دی۔ میرے تمام خواہشیں ایک ساتھ پورے ہو جائیں گی نہیں سوچ سکتا تھا۔

مستجاب کے ڈمپل نمایاں تھے۔ واقعی آج بہت خوش تھا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

گھر پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے مرحا کو کال کی۔

۔۔السلام علیکم۔۔۔۔

وعلیکم السلام

۔۔درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔

نہیں تو

۔۔۔

کچھ چاہیے۔۔۔۔

!جی۔۔۔۔نہیں

۔۔۔ہممم اچھا

ان کو کیا ہو گیا ہے لگتا ہے دماغ پہ چوٹ لگی ہے۔۔۔وہ خود سے سوچتے ہوئے مسکرائی

اور مقابل تو بہت خوش تھا۔ بات اس سے چھپ نہیں رہی تھی

۔۔ اچھا ایک بات سنو۔۔ کیا تمھارے کوئی چچا یا تایا بھی ہیں

ہاں ہیں تو۔ لیکن ہم ان سے کافی دیر پہلے الگ ہو گئے تھے۔ میں بہت چھوٹی تھی تب تین سال کی شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔ بابا گھر میں بات کرتے ہیں ان کی۔۔۔۔۔

نہیں بابا تو نام بھی نہیں لیتے۔ لیکن ماما بہت یاد کرتی ہوں۔ اصل میں میری تائی میری خالہ بھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بتاتے ہوئے ذرا دکھی ہوی۔ کتنے سالوں سے ماں کو تڑپتے دیکھ رہی تھی۔

۔۔تمہارا کوئی کزن بھی تھا۔۔۔۔

ہاں نا ایک ہے میرا کزن۔۔۔۔میرا واحد ایک اکلوتا کزن۔۔مگر پتہ نہیں کہاں غرق ہوگیا ہے۔۔۔۔مسز اسلام اکثر مرحا کو اس کے بچپن کے قصے سنایا کرتی۔کیسے مستجاب میرا کا خیال رکھتا تھا۔

۔۔آنٹی نے کبھی اس کی کوئی بات کی۔۔۔۔۔

کوئی ایک بات۔۔۔ماما کے تو اس کی شان میں قصیدے ختم ہی نہیں ہوتے۔پتہ ہے جب میں چھوٹی تھی۔ہماری مشترکہ نانوں میرا سر دبایا کرتی تھی۔تو میں بہت روتی تھی

اور مستجاب نانوں کو بہت مارا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس نام پر چونک گئی۔ایک منٹ آپ کا نام اور۔۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

مستجاب کو اپنے نام کی پکار پر پہلی دفعہ اتنی خوشی ہوئی تھی۔

شکر ہے آپ خود ہی نتیجے پر پہنچ گئ۔ میں آپ کا وہی کزن ہوں۔ Exactly

مرہا خوشی سے اچھلی۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ کیا میرے مرنے کا ویٹ کر رہے تھے

مجھے خود ابھی پتہ چلا ہے.Shutup

پتہ ہے ماما آپ کو بہت یاد کرتی ہیں۔ تایا اور خالہ کیسے ہیں۔۔۔۔؟

وہ اپنے والدین کے ذکر پر ذرا اداس ہوا

مکمل روداد سنائی اپنی ماں کی آخری خواہش تک۔

www.urdunovelsmania.com

مرحا اور یہ خبر اپنے ماں باپ کو دینا چاہتی تھی۔ مستجاب نے منع کیا کہ وہ کل یہ خبر خود سنائے گا سب کو۔

کاشی بالا آخر پولیس کی گرفت میں آگیا تھا۔ وہ آج پھر اکٹھے بیٹھے تھے۔

یار تیرہ سہی سر کڑاہی میں اور انگلیاں گھی میں ہے۔۔۔۔ باسط بہت خوش تھا

بلا آخر تمہیں قبول کرنے والی بھی کوئی مل گئی۔ تمہاری چھترول کی تو میں لائیو کوریج دوں گا۔۔۔ بازل چہکا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ ماہم نہیں ہے۔۔۔۔ ماہم بازل کی منگیتر ہے۔ غصے کی تھوڑی تیز ہے بازل کو چاہو نا چار اس کی سب ماننا پڑتی ہیں۔ اس بات پر سب اس کی خوب عزت افزائی کرتے تھے۔

۔۔ شہ بالہ تو میں ہی بنوں گا۔ باسط نے ریکویسٹ کی

۔۔تم کیا چاہتے ہو وہ اسے تمام خوبصورت لڑکیاں ڈر کے بھاگ جائیں۔۔۔ذیشان نے کہا

۔۔خوبصورت لڑکیاں ہوی بھئ تو تمہیں منہ نہیں لگائے گا کوئ زیادہ فکر مت کرو۔
اب کی بار بار جنید کی تھی

میں تو خوب فائرنگ کروں گا۔۔ایسی آتش بازی کسی نے دیکھی نہیں ہوگی۔میں اپنے قبیلے کے مطابق بندوقیں خالی کر کے دم لونگا۔

تو رہنے دے دلہن لے کے آنی ہے۔اٹھا کے نہیں لانی۔۔بازل نے ڈپٹا

لوگوں کو پتہ چلے نہ کہ کسی کی شادی ہوئ تھی۔۔۔
لوگوں کی خیر ہے۔۔اسے ضرور دن میں تارے دکھا دے گی وہ۔جینا موڈ جیسی لڑکی ہے۔
باسط نے مستجاب کی طرف اشارہ کیا۔

سب کھل کے مسکرائے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مستجاب اسلام منزل کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔ تمام رازافشاں کرنے آیا تھا

۔۔انکل کیا میں آپ کو چاچو کہہ سکتا ہوں۔۔
اسلام صاحب نے نہ سمجھیں جیسے دیکھا

۔۔آنٹی کیا میں آپ کو خالہ کہہ سکتا ہوں۔
مسز اسلام بھی حیران ہوئی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

۔۔کیا میں مرھا کو میا کہہ سکتا ہوں۔۔۔ مستجاب چھوٹا ہوتا 'ر' کو اٹک کے بولتا تھا۔ مرھا کو میا کہتا تھا

مسز اسلام کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

تم تم !!۔۔۔۔۔الفاظ مکمل نہیں ہو رہے تھے

جی میں مستجاب حیدر ہوں آپ کی بہن کا بیٹا

میری بہن کیسی۔۔۔کیسی ! ہے وہ

وہ اس دنیا میں نہیں رہی۔ مگر ابھی جہاں ہے وہاں آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہو رہی ہو گی۔

۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔ کچھ لوٹنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔اسلام صاحب دھاڑے

چاچو۔۔۔میری بات سنیں

دفع ہو جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔۔

پلیز چاچو ایسے نہ کہیں۔۔۔ مستجاب کی آنکھوں میں دکھ آنسو میں نظر آیا

ٹھیک ہے جا رہا ہوں مگر آپ کو بتا دوں وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کو بہت پچھتاوا تھا اپنے کیے کا۔ آپ کا قرضہ ان کے دل پہ بوجھ بن گیا تھا۔ میرے ماں باپ دونوں نے جاتے جاتے یہی خواہش کی تھی کہ میں آپ سے ملوں۔ اور تمام قرض واپس کروں۔

۔۔۔۔۔

پلیز ان کو معاف کر دیں میرے بابا بہت تکلیف میں ہوں گے۔ وہ اسلام صاحب کے پیروں میں بیٹھ گیا

یہ کیا کر رہے ہو بیٹا اٹھو۔۔ اٹھو میری جان۔ مسز اسلام آگے بڑھیں

www.urdunovelsmania.com

چاچو نے بھی اسے آگے بڑھ کے گلے لگا لیا۔ تمام غصہ بھائی کی موت کے ساتھ ہی مر گیا۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

ایک ماہ بعد

وہ مرحا کو شادی کی شاپنگ کروانے لے کر گیا تھا۔ واپسی پر گاڑی سگنل پر رکی

مرحا نے ساتھ رکتی گاڑی میں ایک نوجوان لڑکے کو دیکھا وہ بہت مزے سے سگریٹ کے لمبے لمبے کش لے رہا تھا۔ اور دھواں ہوا میں چھوڑتا۔ کار میں موجود باقی بھی اس ہی کی عمر کے تقریبا یہی حرکتیں کر رہے تھے۔

مرحا میں نے اچانک مستجاب سے پوچھا

۔۔کیا آپ نے کبھی سگریٹ پی ہے۔

مستجاب نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا۔

میرا مطلب ہے آپ جاپان میں رہتے تھے نا۔ ایک ماڈرن کنٹری ہے۔ وہاں تو عام چلتا ہو گا۔

ہاں۔۔۔۔مگراب نہیں پیتا۔۔سے مرھا کے سامنے تھوڑی شرمندگی ہوئی

کیوں اب کیوں نہیں پیتے۔۔

۔۔اب ضرورت نہیں ہے

پہلے جب بہت لونلی فیل کرتا تھاتب پیتا تھا۔اب چھوڑدی ہیں۔مجھے پتا تھا تمہیں پسند نہیں۔اس لیے۔اورہمارے دین میں بھی اس کی گنجائش نہیں۔

وہ ایک وقفے کے بعدپھر بولا

تمہیں پتا ہےمجھے تم سے شروع شروع میں بہت ٹریکشن فیل ہوتی تھی۔خاص کر تمھاری آنکھیں اورگردن کا تل۔۔جو تم نے میری امی سے چرایا ہے

اچھا۔۔۔!!آپ نے بھی تو یہ ڈمپل میرے بابا جانی سے چرایا ہے۔

وہ دونوں کھل کے مسکرا رہے تھے۔ قسمت ان کو رشک سے دیکھ رہی تھی۔

مرحا اپنے موبائل پہ ویڈنگ ڈریس دیکھ رہی تھی۔جس کی فوٹو مستجاب نے اسے بھیجی تھی۔ شادی میں صرف تین دن باقی تھے
دن پر لگا کر اڑ گئے تھے۔ تمام دفن ہو گئی تھی کدورتیں۔ ہر طرف محبت کے رنگ نظر آتے تھے

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

مرحا صبح گڈ مارننگ کے میسج سے ہوتی۔۔وہ اس سے ناشتے کا پوچھتا لنچ کے بعد کال کرتا۔ شام میں بھی کال کرتا ہوں۔ رات وہ لمبی چیٹ کرتے۔۔آنے والی زندگی کے خوبصورت خواب دیکھتے۔

آفس سے شادی کے لیے اس نے چھٹیاں لی تھی۔ مستجاب کسی صورت مان نہیں رہا تھا۔ اس نے وعدہ لیا کہ وہ دس دفعہ اس کو کال کرے گی۔ ایسا موقع ہی نہ آیا کہ وہ اسے کال کرتی۔ وہ خود ہی ہر 5 منٹ بعد کال یا میسج کرتا۔

مجھے بتاؤ تمہارے کپل گولز کیا ہیں۔۔۔ مستجاب نے مرحا سے ایک دن پوچھا

کچھ زیادہ نہیں ہیں۔مجھے ورلڈ ٹور پے جانا ہے۔مجھے تمام دنیا تمہارے ساتھ دیکھنی ہے

وہ اس کی اس بات پہ ہنسا۔۔۔

۔۔اچھا آپ کے کیا گولز ہیں

میری لسٹ تو بہت بڑی ہے۔۔مجھے روز تاروں کی نیچے بیٹھ کر تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہے۔۔مجھے تمہاری گود میں سر رکھ کر سونا ہے۔۔ تم سے اپنا سر دبوایا کروں گا۔ تمہیں بہت ستایا کروں گا۔ اور آخری اور سب سے بڑی وش۔

www.urdunovelsmania.com

دیکھو میں اکیلا تھا۔ تو مجھے میرے بچوں کے بہت سارے بہن بھائی چاہییے کم از کم 8 سے 10

اس کی اس عجیب وش پر مرحا نے جھٹ سے فون بند کر دیا

کوئی بات نہیں ہم ایڈاپٹ بھی کر سکتے ہیں۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔
کچھ دیر بعد مرحا کے موبائل پہ میسج آیا۔ اس نے شرما کے منہ پہ کمبل اوڑھ لیا۔۔ خوبصورت خوابوں کے سفر میں مستجاب اس کے ساتھ تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ ڈھیلے ڈھالے سے لباس میں اپنی ضروری چیزوں کو الگ کر رہی تھی۔ جو اسے ساتھ لے کے جانی تھی

اچانک عمر آیا۔ اس کے چہرے سے وہ ستایا ہوا لگ رہا تھا۔
30۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

مرحا اسے دیکھ کے گھبرا گئی۔

مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔

۔۔کیا؟

دیکھو اسے دیکھ کے تم ٹھنڈے دماغ سے فیصلہ کرنا۔ بات بڑی ہے۔ مگر ابھی کچھ نہیں بگڑا۔ ہم سنبھالیں گے۔۔۔ وہ موبائل آن کرنے لگا

۔۔۔اگر اس بار بھی تم نے کوئی چول ماری نہ۔ تو میں سچ میں تمہارا قتل کر دوں گی
۔۔۔۔مرحا کو لگا کہ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی مذاق کرے گا۔
عمر نے ایک ویڈیو اس کے آگے کی۔

ویڈیو میں ایک نوجوان لڑکا۔ بے رحمی سے کسی کو گھونسے اور لاتیں رسید کر رہا تھا۔

اس کا مقابلہ کوئی بہت ہی کمزور شخص تھا وہ درد سے تڑپ رہا تھا۔۔۔اسے پاؤں کی ٹھوکر سے دور پھینکا گیا۔اور پھر اچانک ایک گولی چلی اور کام ختم

اگلی ویڈیو شروع ہوئی۔اس میں بھی کچھ ایسی ہی حالات نظر آئے۔پھر اگلی ویڈیو پھر کچھ تصویریں۔۔۔۔

مرحا پھٹی آنکھوں سے وہ سب دیکھ رہی تھی۔ویڈیو میں موجود کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا منگیتر اس کی محبت مستجاب حیدر تھا۔اور باقی تمام اس کے دوست بھی موجود تھے۔کالی جیکٹ اس کے اوپر گولڈن پنتھر بنا تھا۔

وہ سکتے میں آگئی۔۔اس نے موبائل کو ہاتھ مار کے پرے کیا۔نہیں نہیں یہ میرا مستجاب نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

۔۔تم مجھے میرے نام سے کیوں نہیں بلاتی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

نہیں آپ کا رتبہ آپ کا مقام میری نظروں میں بہت بلند ہے۔ آپ کو دیکھنے کے لیے مجھے گردن اونچی کرنی پڑتی ہے۔ میں آپ کا نام کیسے لے سکتی ہوں۔ ویسے بھی مجھے سر کہنے کی عادت ہے۔

۔۔۔ مگر مجھے اچھا لگتا ہے اپنا نام تمہارے منہ سے۔۔۔ بیہوشی میں تو بہت بلا رہی تھی

۔۔ تب بھی ہوش میں نہیں تھی نا۔ اب تو ہوش میں ہوں۔

تو پھر مجھ سے بلایا کیسے کرو گے بے نام ہی رکھو گی کیا۔۔ بلکہ پرانے زمانے کی طرح کہا کرنا 'پپو کے ابا ذرا بات سنیں نہ

اس کو مستجاب سے ہونے والی صبح کی باتیں یاد آئی۔۔ وہ سسک سسک کر رونے لگی

کیا اس کا مستجاب ایک گینگسٹر تھا ایک کلر تھا۔۔

مرحا تم اسے بھول نہیں سکتی۔کیا تم مجھے ایک موقع نہیں دے سکتی

اس نے نہ سمجھے سے سر اٹھایا

۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں آپ سے نہیں پچھلے چار سالوں سے۔۔ مگر کبھی ہمت نہ ہوئی۔ پھر مجھے تمہاری انگیجمنٹ کا پتا چلا۔میں قسمت کا لکھا سمجھ کے چپ ہوگیا۔اگر میں اب تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

31

اسلام صاحب دروازے پہ کھڑے سب سن چکے تھے۔

وہ اپنے باپ جیسا نکلا آخر۔۔۔رتی برابر بھی فرق نہیں رکھا۔۔میں اپنی بیٹی کسی صورت اس کے حوالے نہیں کروں گا چاہے مجھے اس کے لئے جان دینے پڑے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ ایک لمحے کیلیئے چپ ہوئے

پھر اچانک بولے

مجھے رشتہ منظور ہے۔۔۔

32

توکیا اس کا عشق ریت کا گھروندا ثابت ہوا تھا

بابا۔۔۔۔وہ شدید اذیت میں اتنا ہی بول پائی

انکل۔وہ کسی صورت مرہا سے دستبردار نہ ہوگا۔یہ گینگ سٹرز آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتے۔اوروہ تو ہیں بھی 6۔۔۔عمر کی باتیں آگ کی مانند ثابت ہورہی تھی۔اس نے صحیح موقع صحیح وقت ڈھونڈلیا تھا۔

مسزاسلام ابھی تک صدمے میں تھی۔

۔۔۔نہیں میری آپا کسی غنڈے کی تربیت نہیں کر سکتی۔۔وہ نڈھال تھی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اسلام صاحب بولے

۔۔۔آپ ہی بتاؤ بیٹا ہم کیا کریں پھر۔پولیس بھی ایسے لوگوں کے ساتھ برابر شریک ہوتی ہے۔بیٹی کا معاملہ ہے تھانے کچہری کی زینت نہیں بنا سکتا۔

ایک طریقہ ہے۔۔۔عمر کچھ سوچتے ہوئے بولا

۔۔آپ ہمارا نکاح کر دیں۔۔۔مرحا میرے نکاح میں آجائے گی تو وہ پھر کچھ نہیں کر سکے گا

مرحا اور سننے کی ہمت نہیں بچی تھی۔وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔
خواب سمجھ کے حقیقت کو جھٹلانا چاہتی تھی۔مگر ہر چیز واضح حقیقت تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

مستجاب گھر کو نئے طریقے سے فرنیش کر رہا تھا۔ ہر چیز مرحا کے ٹیسٹ کے مطابق تھی۔ دیواروں کے پینٹ پردوں کے کلر بیڈ شیٹس ۔ فرنیچر کا ڈیزائن ۔چھت کی سیلنگ تک مرحا کی پسند کو ملحوظ خاطر رکھا گیا تھا۔۔۔

وہ دوپہر سے کوئی بیس دفعہ اسے کال کر چکا تھا۔

مگر وہ کال پک نہیں کر رہی تھی۔ اب کی بار اس نے جھنجھلا کر اسلام صاحب کو کال کی۔

اسلام علیکم چاچو۔۔۔۔

خبردار اگر تم نے آج کے بعد ہمیں فون کیا یا ہم سے رابطہ رکھا۔۔۔ الفاظ بم کی صورت گرے تھے

کیا مطلب۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ہم کسی گنڈے کسی گینگسٹر سے تعلق نہیں رکھ سکتے۔ تم اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے نکلے۔ میری بیٹی سے دور رہنا۔ اپنا حق تمہارے باپ کو چھوڑ دیا تھا۔ بیٹی کو نہیں چھوڑوں گا۔ یاد رکھنا۔ اور اگر میری بیٹی کے رشتے میں آئے تو میں بھول جاؤں گا کہ تم سے میرا خون کا رشتہ ہے۔ ویسے بھی غنڈوں کی عمر تیس پینتیس سال سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کسی نہ کسی گولی پہ ان کا نام لازمی لکھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ فون کھٹاک سے بند کر دیا گیا

وہ سکتے میں فون کو ہاتھ میں پکڑ کے بیٹھا رہا۔۔۔۔

اتنے عرصے بعد جو ٹھنڈی ہوائیں چلیں تھی۔ تپتے سورج نے نگل لی تھیں۔

۔۔مجھے سا بھی بد نصیب ہو گا کوئی۔ وہ میرے دست طلب میں تھی۔ مگر میری نہیں تھی۔۔۔ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے وہ قرب سے مسکرایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عقیل مسجد میں نماز سے فارغ ہوئے تو اسلام صاحب کو امام کے پاس بیٹھے دیکھا۔ انہوں نے قدم ان کی طرف بڑھائے۔

مگر جو بات انہوں نے سنی وہ ان کے قدموں سے زمین کھینچ لینے کے لئے کافی تھی۔

۔۔جی جی امام صاحب۔ آپ کل شام چار بجے نکاح کے لیے آ جائیے گا۔ مگر کوشش کریے گا کسی کو علم نہ ہو۔ بیٹی کا معاملہ ہے امام صاحب وہ تو غنڈے موالی ہیں ان کا کچھ نہیں جائے گا۔ ہمارے پاس لے دیں کہ ایک ساتھ ہی تو ہوتی ہے وہ بھی نہ رہی تو۔۔۔۔۔۔۔ اسلام صاحب مزید آگے کچھ نہ بھول پائے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عقیل فورا مستجاب کے پاس پہنچا۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کر عقیل جتنا حیران ہوتا کم تھا۔۔ جگہ جگہ بازوؤں پہ زخم تھے زخموں سے خون رس رہا تھا۔ وہ فرش پر اوندھے منہ گرا ہوا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس کے سب بھائی اس کے پاس موجود تھے۔

وہ کسی سے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ ہر چیز کو تہس نہس کر دینا چاہتا تھا۔۔ وہ آنگن جسے مرہا کے لیے سجایا جا رہا تھا۔ آفت زدہ لگ رہا تھا۔

اس خرابے میں کچھ آگے وہ جگہ آتی ہے"
کہ جہاں خواب بھی ٹوٹے تو صدا آتی ہے
صحن میں پھرتی ہے برسوں کی سدھائی ہوئی یاد
جب بھی پچکار کے کہتا ہوں کہ آ، آتی ہے۔۔ عمیر نجمی

جنید زخموں پر بینڈیج لگا کر اسے سکون کا انجکشن لگا چکا تھا۔

تو وہ ہمیں بدمعاش سمجھتی ہے۔ باسط نے مشکل سے لفظ ادا کیے

۔۔میں اس کوٹائیگر کی زندگی سے جانے نہیں دوں گا۔۔ زیشان کھڑا ہوا

کیا کرو گے تم۔۔۔۔ بازل بولا

۔۔جس خبیث سے بھی وہ شادی کر رہی ہے۔ اس کے اوپر ایسا کیس بناؤں گا کہ کبھی باہر کی دنیا نہیں دیکھ سکے۔۔۔

کیا تم واقعی ثابت کرنا چاہتے ہو کہ ہم سب غنڈے ہیں۔۔۔ عقیل بولا

۔۔پھر تم بتاؤ کوئی طریقہ کوئی حل ہے۔ میں ٹائیگر کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔ باسط نے ایک نظر سوئے ہوئے وجود کو دیکھا

شام چار بجے سے پہلے ان سب کو یہ معمّا حل کرنا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اسلام منزل میں سب نکاح کی تیاریاں کر رہے تھے۔ شزا نے بیماری کا بہانہ بنا کر آنے سے انکار کر دیا تھا۔ اپنی ذات پر ظلم بھلا دیکھ بھی کون سکتا ہے

دروازے پر دستک ہوئی۔ مسز اسلام نے عقیل کے ساتھ ایک بڑی عمر کے انسان کو دیکھا۔ سفید داڑھی سرخ و سفید رنگت کندھوں پر عربیوں جیسا مفلر۔ وہ دیکھنے میں ایک وجیہ انسان لگتے تھے

انہوں نے اندر آنے کی گزارش کی۔ عقیل کو دیکھ کر وہ گھبرا رہی تھیں۔

نہ چاہتے ہوئے بھی آنے کی اجازت دی۔

اسلام صاحب ان کو دیکھتے ہی آگ بگولہ ہو گئے۔ دراز کی طرف بڑھے جہاں بیٹی کی حفاظت کے لیے پسٹل رکھا تھا

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

۔۔۔آپ ان کھلونوں سے ہمیں نہ ڈرائیں ہمارا دن رات کا واسطہ ہے ان سے۔۔۔
عقیل نے اپنی ڈب سے پستول نکال کے دکھایا

۔۔بہتر ہے ہماری بات سن لیں۔ ہم یہاں صرف بات کرنے آئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں آپ پچھتائیں۔

مرحا بابا کی اونچی آواز سن کر باہر آئی۔ عقیل کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کر بے دھیانی میں دو قدم پیچھے ہو

۔۔۔ایک آخری امید جو بچی تھی وہ بھی اس پسٹل کو دیکھ کر بری طرح فنا ہوئی تھی

بیٹا آؤ یہاں بیٹھو۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ پر وقار شخصیت رکھنے والے بزرگ نے کہا

میرا نام قاری دستگیر احمد ہے۔۔۔۔ان کے نام پر مرحا نے سر اٹھا کر دیکھا

قاری دستگیر احمد اس ملک کے مایہ ناز مفکر اور عالم دین ہیں۔ ان کی زیادہ تر رہائش مغربی ممالک میں ہی ہوتی تھی اسلام کی پرچار ان کی زندگی کا اولین مقصد تھا۔ انٹرنیٹ بڑا پڑا ہے ان کے لیکچرز کی ویڈیوز، ان کی نعتیہ کلام، ان کی قرآت سے۔

مرحا وہ جس ایپ سے تفسیر سنتی تھی یہ انہی کی ایپ تھی۔ وہ نظر کی کمزوری اور بڑھاپے کے باعث اس ملک کے سب سے بڑے مدرسے میں خدمات انجام دیتے تھے۔

مرحا نے مستجاب کو قرآن کی پہیلیاں سمجھنے کو کہا تھا۔ مستجاب وہ پہلیاں ان کے توسط سے سلجھا رہا تھا۔ وہ پہلے ہی دن اپنا تمام احوال ان کے گوش گزار کر چکا تھا۔ باپ کے قرض سے لے کر، جاپان جا کر اسلام سے دوری اور پینتھر گینگ تک۔

آپ جس گینگ کو غنڈوں کا گینگ کہہ رہی ہیں۔ آپ ان کو مجاہدین بھی کہہ سکتے ہیں

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے قاری صاحب کو دیکھ رہی تھی

۔۔کچھ لوگ جرائم کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہوتے ہیں پولیس ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔
یہ چھ مجاہدین ان کو موت کی نیند سلاتے ہیں

بہت سے غریب غربا جن کی بیٹیوں کو اغوا کرلیا جاتا ہے ان کو باعزت گھر پہنچاتے ہیں۔

اس بات پر مرحا کو وہ تاریک رات یاد آئی۔اس کی عزت بچانے والے بھی تو یہی 6 تھے۔

۔۔اسلام صاحب ایک ایسی بھی رات آئی تھی جب ان لوگوں نے آپ کی عزت اپنی جان پر کھیل کر بچائی تھی۔

قاری صاحب نے اس رات کی تمام روداد سنائی ۔ عقیل تمام وقت خاموش رہے ۔

تمام پہیلیاں اب سلجھ چکی تھی ۔ اسلام صاحب بہت شرمندہ تھے بولنے کی ہمت نہ تھی ۔
ہاتھ باندھ کر قاری صاحب کے آگے کھڑے ہو گئے

۔۔ آپ ہمیں شرمندہ نہ کریں ۔ پچھلی باتیں بھول جائیں اور میرے بیٹے مستجاب حیدر
کے لیے اپنی بیٹی کا ہاتھ ہمیں دے دیں ۔
قاری صاحب نے مرحا کے سر پہ ہاتھ رکھا

مرحا کی آنکھیں اب بھی متواتر برس رہیں تھی ۔
مجھے منظور ہے ۔ آپ پے شدہ تاریخ پر بارات لے آئیں ۔۔۔ اسلام صاحب نے
منظوری دے دی تھی ۔ خنک ٹنڈھی میٹھی ہوائیں پھر سے چلنے لگی تھی ۔

33

عقیل نے ٹیبل سے پسٹل اٹھایا۔۔اس کے لیے معاف کردیں۔۔اسلام صاحب مسکرا دیئے

۔۔انشاءاللہ برات پر ملیں گے۔قاری صاحب دروازے کی طرف بڑھنے لگے

عقیل بھائی کیا آپ مجھے مستجاب کے پاس لے جائیں گے ابھی ؟

عقیل نے اثبات میں سر ہلایا

مرھا نے اپنے والد کو دیکھا۔۔
آنکھوں ہی آنکھوں میں اجازت لی۔

اجازت لے کر وہ ان دونوں کے ساتھ چل دی۔

گاڑی میں ذیشان موجود تھا۔ وہ اندر نہیں آیا تھا شاید بہت ناراض تھا۔

مرھا کی سوجی آنکھیں دیکھ کر اس نے اپنے غصے کو کم کیا
عقیل کی طرف دیکھنے لگا۔ عقیل نے مسکرا کے ہاں میں سر ہلایا۔
ذیشان بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔

باسط اور بازل ایک انچ بھی مستجاب سے دور نہ ہٹے تھے۔
مرھا کو دیکھ کر مستجاب کے فلیٹ سے باہر چلے گئے۔۔
رویوں پہ برف ابھی جمی ہوئی تھی۔ مرھا بھی شرمندگی میں کچھ نہ کہہ پا رہی تھی

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فلیٹ میں آتے ہوئے مرھا کو لفٹ والی بات یاد آئی۔ رسم و رواج کو اب مانتا تھا وہ بھی۔

۔۔ مجھ سے ناراض نہ ہوتا تو تیل ضرور انڈیلتا۔ اس نے دروازے کی چوکھٹ کو دیکھا

وہ مستجاب کے پاس بیڈ پر بیٹھی۔ وہ سویا ہوا بہت پر سکون لگ رہا تھا۔ آنکھیں اس کی بھی سوجھی ہوئی تھی

اس نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے مستجاب کی آنکھوں کو چھوا۔۔۔

اسے یاد آیا کیسے مستجاب نے ہسپتال میں اس کا خیال رکھا تھا۔ اس کے بال کنگھی کیے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ دھلایا تھا۔ برش پر ٹوتھ پیسٹ لگا کر اس کو برش کروایا تھا۔ اس کو اپنے ہاتھوں سے ایک رات میں کتنا کھلایا تھا۔
اس کیلیئے چاکلیٹس بھی منگوائی تھی۔ کہ وہ سٹریس نہ لے۔
آج وہ انسان اس کی اپنی ذات کی وجہ سے بے سدھ پڑا تھا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

۔۔مجھے معاف کردیں میں نے آپ کا اعتبار نہ کیا۔

میں نے ہماری محبت کو اصحابِ کہف کا سکہ سمجھا۔ میں نہیں جانتی تھی کہ رائج الوقت نہ ہوں تو قدر نہیں رہتی۔

میں نے بھی آپ کی قدر نہیں کی۔مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی۔

وہ اس کے چوڑے سینے پر سر رکھے سسک رہی تھی۔
مرحا کو اپنے گرد بازوؤں کا حصار محسوس ہوا

اس نے سر اٹھایا۔ مستجاب جانے کب سے جاگ رہا تھا اس کی محبت کی شرینی کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔

آج کے بعد میرے سامنے کبھی مت رونا۔مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔مرحا کے آنسو اس نے اپنی انگلیوں کی پوروں میں جذب کیے۔

مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

نہیں میری غلطی ہے مجھے اپنی ذات کا کوئی بھی پہلو چھپانا نہیں چاہیے تھا۔ مگر میں تو اپنی خوشی میں سب بھول بیٹھا تھا۔ اپنی زندگی کا یہ حصہ تو یاد ہی نہیں رہا تھا

آج کے بعد مجھ سے کبھی کچھ مت چھپائے گا۔۔۔۔

۔۔ تم میری ذات کا حصہ ہو تم سے کچھ کیسے چھپ سکتا ہے۔۔ دیکھو یہ بھی میں نے نہیں بتایا لیکن تم تک پہنچ گیا نا۔۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ذرا سا مسکرائی۔۔۔۔

۔۔ تم وعدہ کرو کہ تم مجھ سے کبھی دور نہیں ہو گی مجھے مارنا مجھے گالیاں دینا مجھے کوسنا چاہے ان اپنے ناخنوں سے بلی کی طرح پنجے مارنا مگر دور نہ جانا۔۔

وہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے بولا۔

وہ مسکرادی۔۔ غم کے بادل چھٹ چکے تھے ان کی محبت امر تھی۔

!!میرے حاکم

تو میری حیات۔تا کا سرور بن

تو میرے نشیلے نینوں کا مخمور بن

تیرے عشق کی چاشنی

ٹپکتی ہے میری پور پور سے

!!میرے امیر

تو میری قربتوں کا غرور بن۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا عمر سے ملنا چاہتی تھی۔ اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی وہ سے شادی نہیں کر سکتی۔

کہاں سے ملی۔ videos مستجاب بھی عمر سے پوچھنا چاہتا تھا اسے وہ

www.urdunovelsmania.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ریسٹورنٹ میں تھے۔ زیادہ رش نہیں تھا۔ پتہ نہیں یہ مستجاب کی کارستانی تھی یا پھر واقعی ریسٹورنٹ میں کوئی کمال بات نہیں تھی جو اکا دکا لوگ بیٹھے تھے دیکھنے میں تو اپر کلاس فیملیز کے ہی لگتے تھے۔

۔۔۔ مستجاب کیا آپ کے پاس ابھی بھی گن ہے۔

مرہا کو عقیل کی پسٹل یاد آئی

کیا مطلب کسی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔۔ مستجاب نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا

۔۔ نہیں عقیل بھای کے پاس پسٹل ہوتی ہے نا تو مجھے لگا آپ کے پاس بھی ہوگی۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ کہ اس کے پاس پسٹل ہوتی ہے؟ وہ حیران ہوا کیونکہ وہ ہتھیار صرف نازک صورتحال میں ہی استعمال کرتے تھے

جب وہ قاری دستگیر صاحب کے ساتھ ہمارے گھر آئے تھے انہوں نے دکھائی تھی۔ بلکہ میرے بابا کوتڑی لگائی تھی۔۔۔ وہ بات کرتے ہوئے ہس دی

۔۔۔کیا مطلب۔۔۔ مذاق کررہی ہو۔ اس عقیل کو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔ اس کی ہمت کیسے ہو میرے چاچو سسر پر سیدھی پسٹل نہی تان لی۔ وہ واقعی حیران ہوا تھا

عمران کے قریب آکر ٹھہرا۔ ایک نظر ان دونوں کو ساتھ بیٹھے دیکھا۔ خود کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

عمر مجھے معاف۔۔۔۔۔ مرہا نے بات شروع ہی کی ہی تھی کہ عمر نے بات کاٹ دی

۔۔ تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ غلطی میری ہے۔ میں نے ہی وہ ویڈیوز ایڈٹ کی تھی۔

مستجاب اور مرہا نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا

میرے بڑے بھائی پولیس میں ہوتے ہیں مرہا جانتی ہے بھای کو۔

میں ان کے کسی دوست بازل کے لیپ ٹاپ کا ڈیٹا ریکور کرنے گیا تھا تو وہی مجھے وہ ویڈیوز اور فوٹوز ملے۔

میرا دل بے قابو ہو۔مجھے ایک اور امید نظر آئی کہ میں تمہیں پا لوں گا۔ میں نے وہ ویڈیوز اور فوٹوز کچھ ایڈٹ کر دی۔ اور یجنل ویڈیوز میں مستجاب لوگ ٹریننگ کر رہے تھے۔ کسی بھی مشن سے پہلے وہ خوب پریکٹس کیا کرتے۔ مگر میں نے وہ ویڈیوز ایسے بنائیں جیسے یہ سچ میں کسی کو مار رہے ہیں۔ اور گولیاں چلنے کی آواز میں نے خود سے ایڈ کی تھی۔۔

مستجاب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکے کو شوٹ کر دے۔۔۔

'کہتا تھا نہ اس لڑکے سے اچھی وائبز نہیں آتی۔۔ مجال جو میری کبھی سنی ہو'

مرحا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس ارادے سے باز رکھا۔

وہ عمر کو معاف کر چکی تھی۔ کیونکہ معاف کرنا اس کے اللہ کے آگے پسندیدہ امر ہے۔

www.urdunovelsmania.com

کچھ لوگ خالق کو مان لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ خالق کی مان لیتے ہیں۔

جیسے مرحا اور مستجاب نے رب کو منا لیا تھا۔۔ ان کے پاس رب تھا اس لئے ان کے پاس سب تھا۔

شنزا اور عمر نے رب کی مان لی تھی۔ پہلے اپنی قسمت پر نالاں ضرور تھے۔ ان کی گتھی بھی سلجھ گئی تھی شنزا اور عمر کی تقدیر لکھ دی گئی تھی۔ عمر نے شیزا کے جذبوں کو محسوس کیا تھا۔ اور آگے بڑھ کے اسے اپنا لیا تھا۔ اب خوشیاں مکمل تھی

عقیل اپنی بیوی بچوں کے ساتھ خوش تھا۔ بازل کی ماہم سے شادی تہہ تھی۔

جنید خان اپنے قبیلے کے مطابق اپنی ماں کی بھانجی بیاہ لایا تھا۔ ذیشان کی ماں بھی اس کے لئے گوہرِ نایاب ڈھونڈ رہی تھی۔ سب مکمل ہو گیا تھا۔ نئے افق پر نئی امنگیں گنگنا رہی تھیں۔

'خواب تمام شد

حسرتیں ختم شد

استقبال ہے ان بہاروں کا جن کی عمر دراز ہے' صفا خالد

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com